سفرنامۂ چین

(سنہ ۱۴۱۹ء تا سنہ ۱۴۲۲ء)

از خواجہ غیاث الدین (نقّاش)

سفرنامہ چین

۱۴۱۹ء تا ۱۴۲۲ء

یعنی مضمون و محصّل روزنامچہ خواجہ غیاث الدین (نقّاش)
ایلچی بایسنغر میرزا ابن شاہرخ میرزا ابن امیر تیمور گورگان کہ
حافظ ابرو در زبدۃ التواریخ درج نمودہ

دیباچہ

سفرنامہ چین جو آیندہ صفحات میں شایع کیا جا رہا ہے۔ ایک روزنامچہ پر مبنی ہے۔ جو خواجہ غیاث الدین نقاش نے مرتب کیا۔ خواجہ مذکور کو بایسنغر میرزا بن سلطان شاہرخؒ بن امیر تیمور گورگان نے اپنے باپ شاہرخ میرزا اور اپنے بھائیوں کے ایلچیوں کے ہمراہ ۶ ذیقعدہ سنہ ۸۲۲ھ = ۲۳ نومبر سنہ ۱۴۱۹ء کو روانہ چین کیا تھا۔ حقیقت میں یہ ایک جماعت ایلچیوں کی تھی۔ جو اپنے نوکروں اور تاجروں کو ملا کر جو ان کے نوکروں میں شامل ہوگئے تھے۔ چار سو آٹھ آدمیوں پر مشتمل تھی۔ جیسا اوپر مذکور ہوا۔ ان ایلچیوں میں زیادہ تر سلطان شاہرخ جانشین تیمور اور اسکی اولاد کے ایلچی تھے ؂

شاہ رخ کو ممالک اطراف میں ایلچی بھیجنے کا بہت شوق تھا۔

چین[1] کو اسنے متعدد دفعہ ایلچی بھیجے اسی طرح ۸۴۵ھ میں اسنے کمال الدین عبدالرزاق
صاحب مطلع السعدین کو ہندوستان میں راجہ بیجانگر کے پاس ایلچی بنا کر بھیجا اور جب
وہ وہاں سے واپس ہوا تو ۸۵۰ھ میں اسکو والی گیلان کے پاس بھیجا، جب وہ اس کام
سے فارغ ہوا تو اسکو مصر جانے کا حکم ملا مگر شاہرخ کی وفات کی وجہ سے وہ ادھر روانہ نہ ہوسکا۔
ایلچیوں کی جس جماعت کا روزنامچہ درج متن ہے وہ ۲۳ رنومبر ۱۴۱۹ء کو ہرات سے
جو شاہرخ کا دارالخلافہ تھا روانہ ہوئی اور بلخ اور سمرقند سے ہوتی ہوئی کوہ تھیان شان
اور صحرای گوبی کو عبور کرکے سلطنت چین میں داخل ہوئی اور آخر خان بالیغ (پیکن)
پہنچکر کچھ مہینے وہاں ٹھہری اور ہرات سے روانہ ہونے کی تاریخ سے دو سال دس مہینے اور
پانچ روز کے بعد ۲۹ راگست ۱۴۲۲ء کو واپس ہرات پہنچی،
اس سفر کے حالات خواجہ غیاث الدین نقاش نے روزنامچہ کے طور پر لکھے
اور اس روزنامچہ کا مضمون اور حاصل مطلب حافظ[2] ابرو نے زبدۃ التواریخ

---

[1] چین میں اس زمانے میں منگ خاندان (۱۳۶۹ء تا ۱۶۱۶ء) حکمران تھا جسکو اصل میں تامنگ (یعنی نور اعظم)
کہتے تھے اور صاحب مطلع السعدین کو اسی سے مغالطہ ہوا اور اسنے بجائے خاندان کے اسکو بادشاہ چین کا نام
سمجھا اور اسکو دای منگ لکھا، [2] حافظ ابرو کا اصلی نام شہاب الدین عبداللہ بن لطف اللہ
بن عبدالرشید الخوافی ہے۔ وہ تیمور کا درباری تھا اور شطرنج کھیلنے میں بہت مہارت رکھتا تھا ۸۱۷ھ
میں شاہرخ نے اسکو ایک جغرافیہ مرتب کرنے کا حکم دیا۔ جو اسنے ۸۲۳ھ میں دو جلد میں ختم کیا۔ اسی بادشاہ
کے حکم سے اسنے ایک تاریخ عالم مرتب کی۔ جسکا مکمل نسخہ قسطنطنیہ میں ہے، ۸۲۶ھ سے یہی مولف
بایسنغر مرزا کے حکم سے زبدۃ التواریخ کی تالیف میں مصروف ہوا جسکی صرف جلد اول اور جلد چہارم
کا نصف آخر ہم تک پہنچا ہے۔ ۸۲۸ھ میں حافظ ابرو نے شاہرخ کے حکم سے جامع التواریخ رشید الدین
کا نیا ایڈیشن تیار کیا۔ اسکی تاریخ وفات ۸۳۳ھ ہے (ماخوذ از انسائکلوپیڈیا آف اسلام بذیل حافظ ابرو)

کی جلد چہارم کے نصف آخر میں درج کیا - زبدۃ التواریخ کی جلد چہارم کا یہ حصہ نہایت اہم ہے - کیونکہ مصنف نے اسمیں شاہرخ کے عہد کے حالات ۸۳۰ھ تک ایک شاہد عینی کی حیثیت سے لکھے ہیں - یہ حصہ صاحب **مطلع السعدین** نے اپنی کتاب میں باندک تغیر درج کرلیا - اور اتفاقات زمانہ سے زبدۃ التواریخ ایسی ناپید ہوئی کہ اب جلد چہارم کے حصہ مذکور کا صرف ایک نسخہ کتابخانہ باڈلی آکسفورڈ میں موجود[1] ہے اور بس - متن جو صفحات آیندہ میں درج ہے زبدۃ التواریخ کے اسی نسخہ پر مبنی ہے جو آکسفورڈ میں ہے -

یہ متن پہلی دفعہ شایع کیا جا رہا ہے - اس سفرنامہ کو مطلع السعدین سے لیکر قاترمیر[3] نے (Notices et extraits) کی جلد ۱۴ حصہ اول میں مع ترجمہ فرنچ و حواشی شایع کیا تھا - حبیب السیر[2] کے خاتمہ میں در ذیل خان بالیق، مطلع السعدین ہی کے بیانات کو تفصیل کیساتھ اور نگارستان احمد غفاری میں بہت اجمال کیساتھ درج کیا گیا ہے - خطائی نامہ جو ترکی میں ہے وہ بھی مطلع السعدین ہی کے بیانات پر مبنی ہے - غرض یہ کہ اس سے پہلے زبدۃ التواریخ سے لیکر اس سفرنامہ کو کسی نے شایع نہیں کیا[4] - ہر شخص نے اسکو مطلع السعدین سے لیا ہے - گو زبدۃ التواریخ میں یہ سفرنامہ زیادہ مفصل اور بعض جزئیات میں غالباً زیادہ صحیح طور پر درج ہوا ہے - ہاں یہ ضرور ہے کہ انشاء کے اعتبار سے مطلع السعدین کا بیان بہتر ہے - خصایص متن سفرنامہ کے خاتمہ پر مفصل درج کئے گئے ہیں *

محمد شفیع

---

[1] اسکا نمبر 422 Elliot E ہے [2] پروفیسر بارتولڈ کو پتہ ملا ہے کہ ایران میں کتاب کا پورا نسخہ موجود ہے مگر اور کچھ حال اس نسخہ کا معلوم نہ ہوسکا [3] قاترمیر ص ۲۸۹ [4] بقول بارتولڈ تاریخ الخیرات (تصنیف ۸۳۱ھ تا ۸۵۰ھ) کے مصنف محمد بن فضل اللہ موسوی نے اس سفرنامہ کو بہت اختصار کیساتھ درج کیا ہے - اس مصنف کے ماخذ میں حافظ ابرو کی زبدۃ التواریخ بھی تھی (ترکستان ص ۵۶) اتنا لکھنے کے بعد گنج البحر مصنفہ علام محی لدین کا ایک قلمی نسخہ دیکھا جو ۱۲۴۷ھ کی تحریر اور اسی زمانہ کی تصنیف تھی - اس مؤلف نے بھی بنا بر مطلع ہی سے لیکر یہ سفرنامہ درج کیا ہے - مگر بعض زیادات اور ماخذ سے لی ہیں

از

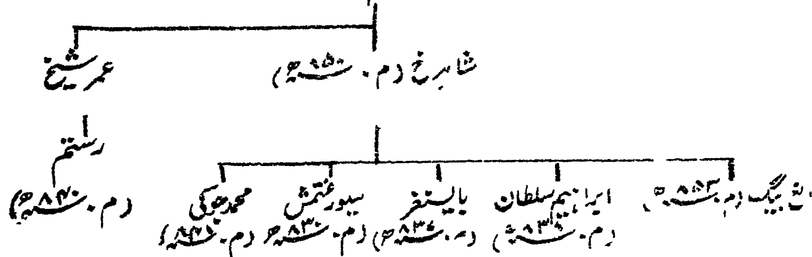
زبدة التواریخ حافظ ابرو

(۲۸۳ ب) ذکر[۱] آمدن ایلچیان که بختای رفته بودند و حکایات و قواعد خطائیه (۲۸۳)

در[۲] یازدهم رمضان المبارک سنه خمس و عشرین و ثمانمایه ایلچیان که (از) پیش بندگی حضرت[۳] اعلی خلد الله تعالی ملکه و سلطانه مقدمهم شادی خواجه و کوکچه و از پیش مخدوم و
۵ مخدوم زاده عالم و عالمیان بایسنغر[۴] بهادر خلد الله تعالی ملکه و سلطانه بختای رفته بودند مقدمهم سلطان احمد و خواجه غیاث الدین نقاش بدار السلطنت هرات رسیدند،

---

[۱] رجوع کنید به Cathay and the way thither مصنفهٔ سر هنری یول (yule) جلد اول ص cxcix-ccix برای تعلیقات بسیار مفید برین سفرنامه که بعضی از حواشی صفحات آینده هم ازان کتاب ماخوذ است، صاحب مطلع السعدین همین سفرنامه را مختصراً درج کتاب خود کرده است، و ازین روی مقابلهٔ متن با آن کتاب کرده شد، و دو نسخه از و بکار برده اولاً روتوگرافی این کتاب که در خزانهٔ مخطوطات پنجاب یونیورسٹی موجود است و از اصل حاصل کرده اند که مال کرائسٹ کالج کیمبرج است و ثانیاً نسخهٔ مطبوعه این سفرنامه که قاترمیر از روی مطلع السعدین در Notices et Extraits etc Vol XIV. I شائع کرده - زیاداتی که از روی مطلع السعدین درج متن شد محدود به قلابین این طور [ ]، و آنچه قیاساً افزوده شد در قوسین این طور ( )،
[۲] ۲۹ اگست ۱۴۲۲ء، [۳] یعنی شاهرخ سلطان پسر تیمور گورگان، [۴] بایسنغر پسر شاهرخ سلطان بود و چون ذکر برادرانش و غیرهم در سطور آینده می آید نسب و وفیات ایشان درج ذیل کرده می شود،



رفتن ایشان در ششم ذی القعده سنه اثنی [والصواب : اثنتین] وعشرین و
ثمانمایه بود و آمدن در یازدهم[1] رمضان مذکور که مدت دو سال و ده[2] ماه و پنج روز باشد[3] بیلاکاتی
و تنسوقاتی که بادشاه ختای فرستاده بود رسانیدند و حکایات غریب از اوضاع و رسوم آن ممالک
تقریر کرد و خواجه غیاث الدین مذکور ازان روز باز که از دار السلطنت هراة (به) عزیمت سفر
(۳۸۴ا) ختای بیرون رفته بود تا بآن روز که باز آمد بهر موضع که رسید آنچه دیده بود (۳۸۴ب) از چگونگی راه ۵
و صفت ولایت و عمارت و قواعد[4] شهرها و عظمت بادشاهان و طریقهٔ ضبط و سیاست و عجایب چند
که دران دیار مشاهده کرده در طریق روزنامچه ثبت نموده و بجهت آنکه معتمد علیه بود و سببی
غرض و تعصب نبشته مضمون و محصل آن حکایات نقل افتاد،

در ششم ذی القعده [۵] از دار السلطنت **هراة** بیرون رفتند و در نهم ذی الحجه **به بلخ**
رسیدند و تا غرهٔ[6] محرم سنه ثلاث و عشرین و ثمانمایه بسبب بارندگی و سرما آنجا بودند ۱۰
و بعد ازان کوچ کرده از گذر **کلف**[7] گذشته در بیست و دوم به **سمرقند** رسیدند و
پیشتر ازانکه ایشان برسند بدو ماه امیرزاده اعظم الغ بیگ گورگان ایلچیان خود
سلطان شاه و محمد بخشی را با جماعتی ختائیان که میرفتند فرستاده بود، ایلچی امیرزاده سیورغتمش
نور الله مرقده[8] نیز برسید ارغداق بنام و ازان امیرشاه ملک[9] ازدوین تام و ازان شاه بدخشان
خواجه تاج الدین جمع شدند و در عاشر صفر[10] ایلچیان ختای از دار السلطنت **سمرقند** روان ۱۵

---

[1] = ۲۳ نومبر ۱۴۱۹ء، [2] اصل یازدهم. [3] اصل : دو [4] در مطلع سعدین (
گفته است که میرزا بایسنغر بتاکید تمام خواجه غیاث الدین را گفته که هرچه بیند بطریق روزنامچه ثبت نماید
[5] یکم محرم ۸۲۳ھ = ۱۶ جنوری ۱۴۲۰ء، [6] بر کنار آمو دریا براه نخشب در صفحه ۸ فربه از نخ
[7] وفات این امیرزاده در ۸۳۰ھ واقع شد، پس ظاهر است که این جمله بعد از وفات امیرزاده افزوده
شد. [8] والی خوارزم، [9] ۱۰ صفر ۸۲۳ھ = ۲۵ فروری ۱۴۲۰ء

شدند و در اوائل ربیع الاول به تاشکند رسیدند و در دوازدهم[1] به سیرام[2] و در غرّه[3] ربیع الآخر به آق پره و در حادی عشرین ربیع آخر بایلی[4] مغول (۲۸۴ ب) در آمدند (۲۸۴ ب)
مرغزارها(ی) خوش بود و فصل بهار، هر روز کوچ می‌کردند تا ناگاه خبر رسید که اویس[5] خان شیر محمد
اغلان را طلب داشته بود تا قتل کند و قتل محمد و بعضی از امرای مغول بدان جهت از اویس خان
۵ یاغی شدند و ایل بهم بر آمد. ایلچیان متوهم شدند و کوچ کردند بعد از آن خبر رسید که فتنه
تسکین یافت و امرا [اویس خان را اطاعت] کردند و امیر خدایداد که امیر معتبر آن
دیار بود برسید و ایلچیان را استمالت داد و پیش اویس خان رفت. ایلچیان ایمن
شده براه خود رفتند تا در هژدهم[6] جمادی الاوّل بموضعی رسیدند که بیلغوتو
می‌گفتند و آن از حساب ایل محمد بیگ بود. آنجا توقف کردند چندانکه بعضی
۱ از واجبیان[7] و نوکران شاه بدخشان و غیره که متوجه ختای بودند جمله برسیدند
و در بیست[8] و یکم جمادی الاول از آنجا کوچ کردند و در بیست و دوم از آب[9] کنگه
گذشتند و در ثالث عشرین ایلچیان محمد بیگ را که حاکم این الوس بود دیدند
و پسر محمد بیگ سلطان شادی گورگان داماد شاه جهان بود که [illegible][10] را و جواهر

---

[1] ۱۲ ربیع الاول ۸۲۳ھ = ۲۷ مارچ ۱۴۲۰ء [2] سیرام واقع بود بر کنار رود ارس که معاون سیحون است و هشت میل بشرق چیمکنت، قبل از حمله‌های مغول این شهر را اسبیجاب نام بود.
[3] ۱۵ اپریل ۱۴۲۰ء [4] یعنی بلاد مغول (ییول) [5] ر.ک به ییول ص ۵۲۵،
[6] ۳۱ مئی ۱۴۲۰ء، [7] ر.ک به ییول ج ا ص ۲۰۰ حاشیه ۱، [8] ۴ جون سنه مذکور
[9] مطلع السعدین: آب کنکر، اما بقول قاتر میر غالباً این همان جیست که آن را رودخانه گره گویند،
[10] حاصل این که شاه جهان را دو دختر بود، یکی در حبالهٔ ازدواج سلطان شادی ولد محمد بیگ
و دیگر در عقد میرزا محمد جوکی ولد شاهرخ بهادر،

(۳۸۵ا) خاتون امیرزاده اعظم جوکی بهادر خلّد ملکه باشد، در بیست و ششم جمادی الاول (۳۸۵ ا) در
مرغزار و جلکاء یلدوز درآمدند و ازانجا گذشته بایل شیر بهرام رسیدند، و پسر شیر بهرام آنجا
بود، با وجود آنکه آفتاب[1] بسر سرطان رسیده بود یخ می بست چنانکه دو انگشت بری
یخ می شد در هشتم[2] جمادی الآخر خبر رسید که پسران محمد بیگ داجی را که ایلچی اویس خان بود
غارت کرده، داجیان و ایلچیان متوهم شده گفتند ما را سعی می باید کرد که خود را زود تر
بسرحد ختای رسانیم و در راه[3] کوههای سخت* بود و اکثر اوقات باران و ژاله می بارید،
در اواخر جمادی الآخر به شهر **طرفان** رسیدند و درین شهر اکثر کافران[4] بودند و بت
می پرستیدند و بتخانه بزرگ داشتند در غایت تکلّف و بتان بسیار در انجا، بعضی نو ساخته
و بعضی کهنه، و در پیشانی صُفّه یک صورت بزرگ که میگفتند که این صورت ساکمونی[5]
است، و در دوم[6] رجب ازین کوچ کردند و هوا در غایت گرمی بود، پنجم رجب به
قراخواجه رسیدند، در دهم رجب جمعی ختائیان رسیدند و گفتند اسامی ایلچیان و عدد
ایشان بنویسید، در نوزدهم رجب بموضعی رسیدند که آنرا **صوفی آتا** می گفتند و یکی از
(۳۸۵ب) سادات ترمذ که او را خاندزاده تاج الدین نام بود (۳۸۵ب) آنجا لنگری ساخته و ساکن شده
بود و او داماد امیر فخر الدین حاکم مسلمانان **قامل** بود،
و در حادی عشرین رجب بشهر **قامل** رسیدند و درین شهر امیر فخر الدین مسجدی بزرگ ساخته
بود و در مقابل **بتخانه** ساخته بودند بغایت بزرگ و در وی بتی بزرگ ساخته، از چپ و راست بتان دیگر
خوردتر بسیار بودند و در پیش بتی بزرگ مقدار بچه ده ساله صورتی از مس ساخته در غایت صنعت و
خوبی، و بر دیوارهای خانه صورتگریهای استادانه کرده و رنگ آمیزیهای خوب و بر در بتخانه

---

[1] یعنی قریب به ۲۱ ماه جون ۱۴۲۰ء [2] ۲۰ جون ۱۴۲۰ء [3] اصل: دادر کههای سخت،
[4] یعنی بودائی ها بودند، [5] یعنی ساکیامنی [6] ۱۳ جولائی ۱۴۲۰ء

صورت دو دیو که بر یکدیگر حمله کرده باشند، و منگلی تیمور باری[1] جوانی بغایت صاحب
جمال حاکم قائل بود[2]،

در خامس عشرین رجب از آنجا کوچ کردند و بعد[3] از آن راه اکثر چول بود هر یک روز
و دو روز بآب میرسیدند تا دوازدهم[4] شعبان بموضعی رسیدند که از آنجا سکچو[5] که اوّل شهر
۵ ختائیان و قراول[6] ایشان بود ده[7] روزه راه چول بود، جمعی از ختائیان بموجب حکم بادشاه
باستقبال ایلچیان آمده بودند و مرغزاری نزدیک بود هم دران روز [در] مرغزار[ی] صُفّهٔ
عالی ساخته و سایبانهای کرپاس زده و شیره‌ها[8] و صندلیها نهاده و انواع ماکولات از قاز[9]
و مرغ (۱۳۸۶ ا) و گوشت پخته و فواکه و میوه‌های خشک و تر بر طبقهای چینی مرتب کرده و (۱۳۸۶ ا)
بر سر شیره نخلی بسته، القصه دران بیابان طویی که در شهرها بدان تکلف نتوان ساخت
۱۰ ترتیب کرده بودند و شیره‌ها و خوانها نهاده، و بعد از طعام انواع مسکرات از عرق و سرمه[10]
درکار آوردند و مجموع را مست ساختند و بیرون طوی هر کس را بقدر مرتبه و گوسفند و آرد

---

[1] اصل: باری، مطلع (نسخهٔ قاترمیر): یاری، حبیب السیر: بابری، [2] در مطلع السعدین می‌نویسد:
و از آنجا به بیست و پنج کوچ راه چول و بادیه قطع کرده بهر دو روز آب می یافتند و دوازدهم ماه شعبان
در اثناء بیابان بشیره گاو قطاس دوچار شدند و آنجا گاو چنان بزرگ می شود که گویند نوبتی سواری
را از پشت زین بسر شاخ ربوده و مدتی بر سر شاخ بود (بجای شیر در بعضی نسخ شتر نوشته است
یعنی شتر وحشی و گاو قطاس که (yak) است،

[3] یعنی مفازه گوبی را عبور می کردند، چول یعنی بیابان و ریگ زار است،

[4] ۲۲ اگست ۱۴۲۰ء [5] Sucheu [6] A Post of observation

[7] مطلع: دو، [8] خوانچهٔ پایه دار، [9] Goose.

[10] نوعی از شراب متعارف ترکستان (بهار عجم)،

وچو و مایحتاج سفر و عرقی و سرمه بداوند و این ساختگی مجموع از سکجو آورده، و آنجا نسخه
کردند که با هر کسی چند نوکر ند و داجیان حجت می گرفتند که می باید که نوکر زیادتی ننویسند که
یاساق ختای زیکت [اینست ؟] و هر کس دروغگوی شد او را وقعی نمیماند و بسیار
بازرگانان پیش ایلچیان نوکری شدند و خدمت میکردند القصه نسخه نبشتند بدین تفصیل:

۵ امیر شادی سلطان ارغداق ایروان خواجه تاج الدین
خواجه وکوکجه احمد و خواجه غیاث الدین شست پنجاه نوکر شاه بدخشان
دویست نفر صد و پنجاه نفر نفر نفر پنجاه نفر

نوکران امیر و امیرزاده اعظم الغ بیگ گورگان خلد الله ملکه پیشتر رفته بودند و نوکران امیرزاده
ابراهیم سلطان خلد الله تعالی ملکه، هنوز نرسیده بودند،

(۳۸۶ب) ۱۰ روز شانزدهم[1] (۳۸۶ ب) ایلچیان را خبر کردند که امروز دانک داجی طوی می دهد و او
از جانب پادشاه ختای حاکم آن سرحد بود که از طرف قامل است و از سکجو تا شهر وا (او؟)
نه یام بود و او با لشکری پنج شش هزار سوار باستقبال آمده بود و مجموع ایلچیان سوار
شدند و نزدیک یورت دانک داجی آمدند، طریقه فرود آمدن ایشان در صحرا چنان بود:
لشکریان مربع فرود آمده بودند چنانک بپرکار و سطاره مربع کنند و خیمها طناب در طناب
۱۵ کشیده چنانچه بهیچ جا راه پیاده نبود که بدان میان درآید و چهار دروازه بر چهار طرف
آن مربع گذاشته و میان آن مسافتی بزرگ، و در وسط آن مسافت صُفّهٔ بزرگ
ساخته بمقدار یک جریب و خیمه بزرگ و دو تیر[2] ختائی در پیش او زده مثل شاه نشینی دامنها
برداشته و تالاری از چوب ساخته و از کرپاس سایبانها زده چنان که آن[3] از یک جریب زمین

---

[1] ۱۶ رشعبان ۸۲۳ھ = ۲۶ اگست ۱۴۲۰ء [2] مطلع السعدین : تیره، حبیب السیر: تیره، (و در
ص ۱۰ - س ۱ بجای دو چوبه و آن خیمه، : و تیره، [3] کذا در اصل اما غالباً صوابش مقدار، است چنانکه
در س ۱۷،

تمام سایه کرده بود و در زیر دو چوبه صندلی[1] داجی نهاده و از چپ و راست صندلیها دیگر [و ایلچیان
برجانب چپ و امرای ختا برجانب راست نشستند] اما آنکه[2] [پیش ایشان تعظیم] جانب چپ
زیاده [از جانب راست] است و بعد از آن پیش هر کسی ایلچیان و امراء و شیره نهادند و در یکی
نعمت الوان میوه‌های خشک ختائی و قاز و مرغ (۳۸۷ ا) و سان[3] گوشت پخته و در یکی کلیچه و نانهای (۳۸۷ ا)

۵ خوب و نخل بندی[4] از کاغذ و ابریشم چنان خوب که صفت کرد (کذا) و در پیش سایه مردم یک شیره هر
یک را (و) در برابر کورکهٔ بلند نهاده و خمها و خمرهای چینی و صراحیهای بزرگ و خرد از چینی و نقره و زر
پهلوی کورکه، از چپ و راست جمعی از مطربان ایستاده و با تو غن و کمانچه و بینهٔ ختائی و نی از دو نوع،
بعضی نفس در سرنی میکنند و بعضی در پهلوی نی، و طنبک[5] خطائی و موسیقار و طبلی دو رویه بر سر سه پایه نهاده
باصول میزنند و پنج و چهار پاره و دل در پهلوی ایشان، و بازیگران ایستاده، پسران صاحب جمال سرخی

۱۰ و سفیدی مالیده که هر کس بیند گوید دختر اند کلاه‌ها بر سر و مروارید در گوش و بازی گریهای
دارند مخصوص ختائی که مثل آن در عالم هیچ نیست، و از پیش آن صفه تا چهار
دروازه که آن خیمها زده اند مردان جبه[6] پوش با نیزه‌های دراز در دست ایستاده چنانکه
یک پای بر پای دیگر نمی جنبد و یساول خود حاجت نیست جهت آنکه یساق و سیاست
ایشان از آن زیاده است که وصف توان کرد، بعد از آنکه (۳۸۷ ب) مردم را بنشانیدند (۳۸۷ ب)

۱۵ کاسه داشتند و قوش دادند قراد و خوردند، میرزو سون که دیوان در حکم اوست برخاست و
کاسه داشت و صندوق[7] نخل بندی با او بردند و هر کس را که کاسه داشت یک شاخچه نخل
بندی در سر دستار او زد، و بیک ساعت مجلس را گلستانی ساخت، و بعد از آن

---

[1] throne, bench, seat, chair (Steingass) [2] اصل: چنانکه از، تصحیح قیاسی است و زیادات از مطلع [3] lit, a piece, a share, portion
[4] مطلع: حلی [5] مطلع: تنبک، در برهان قاطع می‌گوید که تنبک دهلی باشد دم دراز که از چوب و
سفال سازند و بازیگران در زیر بغل گرفته بنوازند، [6] clad in armour.
[7] اصل: صندل، تصحیح از روی مطلع،

بازیگران را فرمودند تا بازیها کردند بانواعی که شرح آن تقریر نیاید، ازان جمله از کاغذ مقوّی صورتها ساخته اند (از) هر جانوری که در عالم باید (باشد؟) و بر روی بندند که هیچ رخنه از کنار گوش و روی پیدا نیست که گویا وصله ازان حیوانست، و بمیان آن صورت در میروند و بر اصول ختاییان رقص می کنند چنانکه عقل دران خیره و مدهوش می گشت، دیگر پسران همچو آفتاب خاوری صراحیها و پیالها در دست ایستاده و بعضی طبقهای نقل از قند[1] و عنّاب و چهار مغز و شاه بلوط مقشّر و لیمون و سیر و پیاز در سرکه پرورده و دیگر ترهٔ ها[2] که در ختای می باشد که درین بلاد نیست و کس ندیده و نام او نشنوده و خربزه[3] بریده و هندوانه اینها
(۱۳۸۸) مجموع بر طبقی خانه خانه ساخته و هر یک را جدا جدا در جای کرده، چون (۱۳۸۸ م) امیری[4] را کاسه داشتند* فی الحال آن پسر پیش آمد و طبق پیش داشت تا به نقلی که طبیعت بدان میل کند تنقّل کند دیگر لکلکی ساخته اند از کرپاس و ترقو[5] و پرها بروی زده و منقار و پای او سرخ کرده بچنانچه مطلق بلکلک میماند امّا بزرگتر است چنانکه پسری بمیان آن صورت در میرود و همهٔ جای خود را می پوشد چنانکه همین صورت لکلک مینماید و بر اصول غنایی که ختاییان میزنند پای می کوبد و سر ازین طرف و آن طرف جنباند که حاضران[6] (حیران) مانده بودند* فی الجمله آن روز بآخر رسید به همین نوع گذرانیدند و آن استعداد ده روزه راه چول باستقبال ایلچیان آورده بودند،
و در سابع عشر شعبان المعظم ازانجا کوچ کرده بچول در آمدند امّا آن زمان[7] .... بقراول[8] قلعه ایست محکم و خندقی عمیق

---

۱ مطلع: فندق ۲ اصل: تره‌ها کرده، ۳ اصل: جریره، مطلع: خربزه‌های، ۴ مطلع: امیر کسی را کاسه داشت،
۵ ترغو نوعی از بافتهٔ ابریشمی سرخ رنگ باشد (بهفت قلزم)، ۶ مطلع: که مردم حیران می شدند،
۷ کذا ناقصاً در اصل بدون بیاض، مطلع السعدین و بعد از چند روز بقراول رسیدند و این قراول قلعه ایست الخ
در آخر سفرنامه گفته است که "در جمعه ۱۹ شعبان سنه ۸۲۳ ه از قراول ختای گذشتند" ۸ قراول در لغت بمعنی کسی که

گرد آن کشیده و راه بر میان آن قلعه (آنچنانکه[۵۱] از در قلعه) می باید آمد و بدر دیگر بیرون رفت،
چون بقلعه در آمد تمام مردم را بشمردند و نام بنوشتند و ازان دیگر بیرون گذاشتند،

بعد ازانکه از **قراول** بگذشتند بشهر **سکچو**[۵۳] رسیدند و یام[۵۲] خانه بزرگ بر در آن شهر بود چنانکه جمله
در آن یام خانه فرود آمدند و ایلچیان را نیز گفتند اینجا فرود آیند که رسم این ولایت همچنین است،
۵ بعد ازین هرچه مایحتاج (۳۸۸ ب) شما باشد جمله از یامخانه بدهند و چهارپایان و رخوت ایشان (۳۸۸ ب)
جمله بدفتر بردند و از ایشان ستانده بمعتمدان سپردند و بعد ازان هرچه مایحتاج ایلچیان بود
از مرکوب (و) ماکول و مشروب و مفروش جمله در یامخانه مرتب میداشتند هر شب آن مقدار
که بودند هر یکی راکتی و یک دست جامه خواب ابریشمین با خدمتگاری که هرچه فرمایند بجای
آورد، و این **سکچو**[۵۳] شهری بود بغایت پاکیزه و قلعهٔ محکم، و وضع شهر مربع درست نهاده چنانچه
۱۰ بسطاره و پرکار[۵۴] ساخته و میان بازار پنجاه گز شرع پهنا داشت، مجموع آب زده و جاروب
کشیده چنانکه بمثل اگر روغن بریزد جمع توان آورد، و در خانهای ایشان خوک اهلی بسیار بود،
و در دوکان قصابان گوشت گوسفند و خوک پهلوی یکدیگر آویخته، و انواع محترفه دکانها نهاده
و در بازار ایشان چارسوی بسیار و برسر هر چهارسوی چهار طاق از چوب بحوزه[۵۵] (؟) بسته

(بقیه حاشیه ص ۱۱) سپاهی به بیند و به دیدبان نیز اطلاق کنند و میرشکاری که صید را از دور به بیند و فوجی
که پیش پیش رود و از سپاهی زدن غنیم خبر دهد چه او هم دیدبان است (بهار عجم) بقول یول درین موضع
از قراول دروازهٔ دیوار چین مراد است که بصورت قلعه ایست و او راکیایوکوان (یعنی قلعه دروازه پنجم) می نامند
و هیوان سانگ در مائهٔ ششم ذکری ازو آورده و در عهد شاهان منگ حد سلطنت چین این جا منتهی می شد،

(حاشیه صفحه ۱۲) [۵۱] برقیاس عبارت مطلع، [۵۲] Post house.

[۵۳] اصل: شکچو [۵۴] اصل: برسکار [۵۵] مطلع: مجوزه (و در نسخهٔ مجوره)، بر ص ۲۷
این لفظ را مخوره نوشته است،

در غایت تکلف و کنگره‌های بروی نهاده هم از چوب و متقرنس[۱] ختائی بسته و دریا روی شهر در هر بیست قدم برجی سر پوشیده ساخته و چهار دروازه بر چهار دیوار آن در برابر هم ساخته و از غایت راستی از ین (د ۳۸۹ ا) در آورده آن یک می نمود چنانکه کسی تصوّر می کرد که نزدیک است (د ۱۳۸۹) و حالی بدانجا خواهد رسید اما بسیار راه بود، و بر پشت هر دروازه کوشکی دو طبقه ساخته بر طریق ختای که ایشان پوشش عمارت مجموع خرپشته[۲] می سازند (د، چنانکه در مازندران بسفال بی رنگ می پوشند ختائیان اکثر بکاشی چینی پوشیده اند و درین شهر بتخانه[۳]‌های بسیار بود هر یک مقدار ده جریب کم و زیاده، مجموع زمین آن از خشت پخته تراشیده[۴] فرش انداخته، و خشت پخته ایشان بمثل سنگ جوهری دارد و محکم است و بتخانه های چنان می دارند که قطعاً از قاذورات دران نتوان یافت و پسران خوش شکل بر در بتخانه ایستاده مردم غریب را راه بری میکردند، از شهرهای که در حکم دیوان بادشاه بود اوّل آن شهرست که رسیدند و از آنجا تا خان بالق[۵] که تخت گاه بادشاه بود نود و نه یام بود مجموع معمور[۶] چنانکه

---

۱ متقرنس بنای بلند و مدور را گویند که با نردبان بران روند .. و بمعنی رنگ برنگ هم آمده و در کنز اللغات عربی نوشته: عمارتی را گویند که نقاشی کرده باشند (هفت قلزم)، کاترمیر او را مرادف Varnished قرار داده است و یول او را این طور ترجمه کرده Covered with lacquer of Cathay اما بگمانم محال نیست که مراد مصنّف این است Surmounted with spires, in the Cathayan fashion

۲ خرپشته پشتهٔ بزرگ ناهموار را گویند که میان آن بلند و دو طرفش نشیب باشد و خیمه و طاق و ایوان و هر چیز که مانند اینها باشد و آنرا ماهی پشت هم گویند (هفت قلزم)، همچنان آسمان را خرگاه گاو پشت می گویند، پوشش بمعنی سقف است،

۳ اصل: ختای، عبارت مطلع السعدین این طور است. و درین شهر چند بتخانه هر یک قریب به ده جریب،

۴ Polished? ۵ Peking ۶ اصل: معذور، تصحیح از روی مطلع،

هر یامی برابر شهری و قصبه‌ای، و مابین شهرها چند قرغو[1] و کی وی[2] قو، قرغو عبارتست از خانهٔ که بمقدار
بیست[3] گز بلندی ساخته اند و دائم ده کس درین خانه ساکن اند بکشیک[4] و البته آنرا چنان
(۳۸۹ ب) ساخته اند که قراغوی دیگر نماید، اگر ناگاه قضیه‌ای پیدا شد مثل لشکری (۳۸۹ب)
بیگانه از آنجا که سرحدست فی الحال آتش کنند و آن قرغوی دیگر چون علامت آتش دید
۵ او نیز هم چنین دریک شبانه روز سه ماه راه واقف شدند که حالی هست و در عقب آتش آن
حال که واقع شده است مکتوب کردند و در کیدی قوها بدست یکدیگر رسانیدند، و کیدی قو
عبارت از خانه[5] واری چندست که در محلی ساکن گردانیده اند و یاساق[6] و مهم ایشان
اینست که چون خبری برسید شخصی معد ایستاده فی الحال آنرا بتعجیل بکیدی قوی دیگر رسانید
هم چنین با آن دیگری تا آنزمان که بپای تخت رسانیدند و از کیدی [قو] تا کیدی قوی دیگر
۱۰ ده مره متعین است و هر شانزده مره یک فرسنگ شرع است و جماعتی را که در قرغوی
نشانند بنوبت چون ده روز می گذرد ایشان می روند و عوض ایشان ده کس دیگر
بنوبت[7] می آیند اما جماعتی که در کیدی قوی باشند آنجا ساکن اند و خانها ساخته عمارت
و زراعت دارند و کار ایشان آنست که خبری برسد بکیدی قوی دیگر رسانید (کذا)،
و از سکجو[8] تا قنجو* (۳۹۰ ا) که شهری دیگر بود بزرگ نه یام بود و قنجو[9] از سکجو* بسیاری بزرگتر (۳۹۰ا)
۱۵ و معمورتر بود و دانک داجی که بزرگتر داجیان سرحد بود دران شهر حاکم بود و در هر یامی چهار

---

[1] اصل قوعو، اما در مواضع دیگر قرعو و قراغو، اما در مطلع السعدین در همه موضع قرغو نوشته است،
[2] کذا بهر موضع، اما در مطلع السعدین کی وی قو نوشته است، (و در بعضی نسخ فو بجای قو) [3] مطلع بست
[4] چوکی و پاسداری [5] Families. [6] Regulation, Order, arrangement
[7] اصل: بیوست، [8] اصل: شکجوه تا هجو، تصحیح از روی مطلع، [9] قنجو از شکجو، تصحیح
از روی مطلع، قنجو = Kanchen

صد و پنجاه اسپ و درازگوش یُرغه[1] از برای ایلچیان که پیش حضرت[2] سلطنت شعاری و
فرزندان رفته بودند می آوردند و پنجاه شصت عرابه و پسران که موکل اسپان بودند ایشان
را بافو میگفتند و آنها که موکّل درازگوش بودند لوفو، آنها که عرابه می کشیدند چینو[3] (چیفو؟)، و
ایشان بسیار بودند از برای آنکه ریسمانها به عرابها بسته اند و آنرا همان پسران بدوش
میبرند، اگر بارندگی و اگر کوه پیش می آید که (کذا) آن پسران بدوش و قوت آن عرابها
را از یام بیام میرسانند و هر عرابه دوازده کس میبرند، پسرانی همه خوش شکل مرواریدهای
دروغی ختائی در گوش و مویها به[4] میان سرکرده* زده[5]، اسپان که می آرند با زین (و) لجام و قمچی
(۳۹۰آ) [می آرند]، و این باقویان تا یام جلاّ[6] و میدوند چنانکه درین بلاد پیکان بتعقّب[7] بدوند (۳۹۰ب)
بهر یامی بقدر مرتبه که تعیین شده گوسفند و قاز و مرغ و برنج و آرد و عسل و در اشو[8]
و عرق و سیر و پیاز و (در) سرکه پرورده و انواع ترها و بقول که در سرکه پرورده اند بیرون آن چ (احتیاج)

---

[1] اصل: یرغه، مطلع السعدین: یُرغه (در بعضی نسخ یرقه)، یورغا اسپ راهوار را گویند (رساله فضل الله خان)، یورغه آمدن
(سٹائن گاس) to trot. [2] یعنی شاهرخ سلطان، [3] مطلع: چیپنو، چینو، بیسفو (باختلاف نسخ)،
قاترمیر در ترجمه اش tchifou نوشته است، یعنی که چیفو بوده باشد در اصل؛ [4] مطلع: بر سرگره،
امّا رجوع کنید به ص ۲۴ س ۶، [5] یعنی بسته، [6] همان جلوست = in front of, before
[7] اصل: یتعصب، مطلع: بتعقّب (و در بعضی نسخ بتعقب)، (حبیب السیر: باقویان بتعصب یکدیگر پیش
پیش اسپ دوند) [8] "The rice wine of the Chinese (Yule)
"A sort of wine they drink warm. This is a decoction
of immature rice" (An authority quoted by Yule)
در مطلع السعدین این لفظ را دراسون نوشته است،

که در بام خانهای مقرر کرده اند [می دهند و] بهر شهر که میرسیدند ایلچیانرا طوی میکشیدند و دیوان خانه
را دسون[1] میگویند در دسون که طوی می دهند اول در پیش کورکه روی بطرف **خان بالق** که
تخت گاه پادشاه ایشانست تختی نهاده اند و پردهٔ ازان پهلوی تخت آویخته و شخصی پهلوی
تخت ایستاده تمدی[2] بزرگ پاک در پهلوی تخت انداخته اند امرای بزرگ و ایلچیانرا پهلوی
۵ آن تمدی[2] برداشتند و سائر مردم[3] را درپس پشت ایشان صف می ایستند و آن شخص که در
پهلوی تخت ایستاده است بزبان ختای ندا کرده سبار[4] بعد ازان داجیان سبار سر بر
زمین نهادند و ایلچیان وسایر مردم را نیز تکلیف کرده اند که سر بزمین نهند و صفها چنان
راست ایستاده اند که مسلمانان در نماز ایستند بعد ازان که این سر نهادند ازانجا هر
کس بسر شیرها که از برای[5] ایشان نهاده اند رفتند و درین روز که وانک داجی
۱۰ (۱۳۹۱ د) در قمچو جماعت ایلچیان را طوی میداد دوازدهم رمضان المبارک بود[6] از ایلچیان (۱۳۹۱ ه)
درخواست کرد که طوی پادشاه است و پادشاه شمارا عزیز داشته اکنون شما
چیزی بخورید شادی خواجه و اصحابی که کلانتران ایلچیان بودند ایشان نیز درخواست
کردند که مارا این تکلیف میکنند که در[6] دین ما روا نیست وانک داجی ایشان را معذور
داشت و شیرها و آنچه از برای ایشان ترتیب ساخته بود بوثاقهای ایشان فرستاده
۱۵ و درین شهر **قمچو** بتخانه بود بس بزرگ چنانکه عمارت اصل بتخانه و آنچه داخل او بود
پانصد گز در پانصد گز بوده باشد و درمیان این عمارت بتخانه بود در وی بتی خفتیده

---

[1] مطلع : دوسون [2] اصل : تمند [3] عبارت مطلع السعدین این طور است : باقی مردم درپس
پشت ایشان صف صف بسان مسلمانان درصفهای نماز ستاده ، [4] مطلع : سه بار
[5] اصل : پرہائ ، تصحیح قیاسی است ، [6] اصل : درین ، تصحیح از روی مطلع ،

ساخته اند که پنجاه قدم طول آن بت بود و نه قدم طول کف، و دور کلّه سر او بیست و یک گز
شرع، و گرد بر گرد آن عمارت بتکلف بتان دیگر در پس پشت و بالای سر او هر یک بیست[1] گز*
و کمتر و بیشتر و صورت بخشیان[2] هر یک بمقدار آدمی چنان متحرک که کسی تصور کند که این کافران زنده
اند و بر باقی دیوارها صورتگریها کرده اند که مجموع نقاشان عالم انگشت حیرت بدندان گیرند،
(۳۹ آ) و این بت بزرگ خفتیده (۳۹ ب) یک دست بزیر سر نهاده و یک بر روی ران، و تمام ۵
آن بت بزرگ را مطلّا کرده اند و انواع رنگها و لباسها پوشانیده و نام آن شکمانی[3]
قومی گفتند، و فوج فوج از کافران می آیند و پیش آن بت سر بر زمین می نهند،
دیگر بیرون آن عمارت بتخانها گرد بر گرد همچون کاروان سرائی خانها در پهلوی
یک دیگر چنانک هر خانه بسر خود بتخانهٔ بود و انواع پردهای زربفت و کرسیهای مطلّا و صندلیها
و شمعدانها و صراحیهای چینی و آرایش تمام، درین قیجوده بتخانه چنین معظم ۱۰
بود و یک خانهٔ دگر ساخته بودند که مسلمانان آن را چرخ فلک می خوانند مثل کوشکی
مثمن و از زیر تا بالا پانزده طبقه و در هر طبقه منظرها ساخته، در هر منظری مقرنس
ختائی بسته و غرفها و ایوانها، (و) گرد منظرها درافزینها[4] و انواع صورت ساخته مثل
تختی زده و پادشاهی نشسته و از چپ و راست خادمان و غلامان و دختران ایستاده
و هر یک بخدمتی مشغول، علی هذا این پانزده طبقه که درو منظرها ساخته اند از خورد و ۱۵
بزرگ مقدار یک وجب[5] و خرد تر و بزرگتر تا مقدار یک گز در یکدیگر (یک گز؟)، و در زیر
همه صورت دیوان ساخته اند که کوشک را بر دوش گرفته اند و دور[6] آن کوشک بیست گز بود و

---

۱ مطلع: گزی ۲ یعنی درویشان بودائی مذهب، لامه ها، رجوع کنید به انسائیکلو پیڈیا آف اسلام
بذیل بخشی، ۳ اصل: سکانے، تصحیح از روی مطلع، این شکمانی محرّف سکیامنی ست،
۴ wooden or iron rail, fence, balustrade ۵ بمعنی بالشت ۶ اصل دور، تصحیح از روی مطلع
و حبیب السیر،

بلندی[51] آن دوازده گز* و این مجموع از چوب[52] تراشیده اما چنان مطلا کرده اند که کسی تصور کند
که آن تمام از طلا ساخته اند، و سراپۀ زیر آن ساخته و میل[53] آهنین از زیر تا بالا تعبیه کرده
و سر آن میل در زیر بر سر کرسی آهن نهاده و یک سر دیگر بر سقف خانه که آن کوشک در آنجا
است محکم کرده چنانکه در آن سراپه باندک حرکتی این کوشک بدین عظمت در چرخ می
۵ آید، و مجموع درودگران و آهنگران و نقاشان عالم می باید که تفرج آن کنند و از آنجا
تعلیم صنعت گیرند، و ازین یامهای گذشتند و شهرهائی که می رسیدند
طویهائی[54] ایلچیان و نوکران می دادند، چندانک بخان بالق نزدیکتر می شدند تکلفات
زیاده می شد، و رختها و چهارپایان ایلچیان و نوکران که بگذاشتند درین قمجو سپردند که
در وقت مراجعت باز تمام وکمال بایشان سپردند و آنچه از برای پیشکش بادشاه آورده
۱۰ بودند از ایلچیان بستاندند[55] و خود غمخواری آن می کردند، هم چنین هر روز بیامی و هر
هفته بشهرے می رسیدند تا در چهاردهم[56] شوال باب[57] قراموران رسیدند و آن آبی بزرگ
بود قریب بجیحون، بروی پلی بسته بودند بکشتی در غایت خوبی و محکمی، زنجیری بعظمت
(۳۹۲ ب) از آهن بستبری ران آدمی بود ازان طرف و ازین طرف تا ده گز بخشکی گذشته، (۳۹۲ آ)
و بر [دو][58] طرف* دو میل آهن هر یک بستبری میانه مردی در زمین محکم کرده، و آن زنجیرها بر آن

---

۵۱ مطلع (نسخهٔ کاترمیر): بلندی دوازده گز، (نسخهٔ کرائسٹ کالج): بلندی دوازده گز، حبیب السیر: ارتفاعش دوازده گز، یول (۱، ۲۰۰، حاشیه ۱) می گوید: عبارتی که بر ابعاد این کوشک تعلق دارد (یعنی دو در بیست گز و دوازده گز) محرّف و ناقابل فهم است، ۵۲ اصل: جواب، تصحیح از روی مطلع، ۵۳ اصل: سیل، ۵۴ اصل: که ۵۵ در مطلع السعدین افزوده است: مگر شیری که میرزا بایسنغر فرستاده بود و پهلوان صلاح الدین شیربان خود بدرگاه پادشاه رسانید، ۵۶ مطلع: چهاردهم ۱۴- شوال ۸۲۳ھ = ۲۲ اکتوبر ۱۴۲۰ء ۵۷ The Houng ho. ۵۸ مطلع: بر دو طرف آب،

استوار کرده و بقلاب[1] بها. بزرگ کشتی را بدین[2] زنجیرها بسته، بیست (و) سه کشتی بود، بر[3] بالای
کشتیها تختهای بزرگ انداخته بودند در غایت محکمی و هموار[ی] چنانکه [بی] زحمت مجموع
چهارپایان از بالای بگذشتند، و ازان طرف آب قراموران شهری[4] معظم بود ایلچیان را طوی
کرد[ند] از همه طویها بزرگتر که پیشتر کرده بودند، و درین شهر بتخانه بود بغایت بعظمت و تکلف
چنانکه از سرحد تا آنجا مثل آن عمارت ندیده بودند و سه خرابات بزرگ بود درین شهر (و) دختران ۵
صاحب جمال در وی، میگفتند که ازین دختران بعضی هنوز مهر بکارت دارند، و اصناف
پیشه وران بسیار در غایت حذاقت درین شهر بودند، اگرچه مردم ختای اکثر صاحب حسن اند،
اما این[5] شهر* را حسن آباد می خواندند، و ازانجا بر شهر[7] دیگر گذشتند، تا دوازدهم[8]
(۱۳۹۳) ذی العقده بآبی[9] رسیدند که دو برابر جیحون بوده باشد (۱۳۹۳)، موجهای بزرگ داشت، کشتیها
را حاضر کردند، مجموع ازان آب بسلامت بگذشتند، و چند آب دیگر بعضی بکشتی و بعضی بپل گذشتند، ۱۰
در سابع عشرین ذی العقده بشهر صدین[10] فو رسیدند، شهری معظم و غله بسیار و
عمارات خوب، از جمله بتخانه بعظمت چنانکه درمیان خانهٔ بتی ساخته بودند از برنج ریخته و
مطلا کرده گوییا تمام از طلاست، مقدار پنجاه گز بلندی آن بت باشد و اعضای آنرا جمله متناسب
هم ساخته اند و جمله اعضای او صورت دست کشیده اند و بر کف هر دستی صورت چشمی کشیده و آنرا

---

۱ Hooks. ۲ اصل: برین، ۳ اصل: که ۴ بقیاس یول این شهر غالباً Lancheu بوده باشد که دارالخلافهٔ صوبه کانسو است، و اغلب که خواجه همین را حسن آباد خوانده
۵ اصل: درین ۶ اصل: بشهر، ۷ مطلع: چند شهر ۸ ظاهر است که ایلچیان رودخانهٔ هوانگ هو را بار دگر عبور می کنند بمحلی که او حد فاصل است میان صوبه شنسی و شانسی (یول I.c.c.17) ۹ اصل: جهدین قو، مطلع: صدین فور، —— بقیاس یول
این شهر (Chingtingfu) بوده باشد،

بت ہزار دست میخوانند و در مجموع[۱] شہرتی وارد، اولاً دکانی بزرگ محکم [از آ]ن سنگ تراشیدہای
خوب کردہ کہ این بت و عمارات اطراف او بران دکانی است و دیگر رواقہا و منظرہا و غرفہا
بسیار برگرد آن چند آشام[۲]، چنانکہ آشام اوّل از کلہ[۳] پای او گذشتہ و آشام دوم
بزانوی او رسیدہ، و آشام سیوم از زانو گذشتہ و دیگری بمیان او رسیدہ و دیگری
۵ بسینۂ او رسیدہ ہم چنین تا بسر او عمارات متکلف استادانہ، و بعد ازان سر آن
عمارات بقرنش[۴] درآوردہ (۲۹۳ ب)، و چنان پوشیدہ کہ مردم در آن حیران می شد و آن (۲۹۳ب)
ہشت آشام شدہ است در ہر آشامی ہم از بیرون برگرد عمارت می توان گردید و ہم از اندرون،
این بت بر پا ایستادہ ساختہ اند و دو قدم او کہ ہر یک قریب دہ گز باشد بر بالا دی،
تیغۂ[۵] ریختہ ایستادہ، ہمچنین قیاس کردہ اقلّش می باید کہ صد ہزار خروار برنج دران
۱۰ عمل خرج شدہ باشد، و دیگر برگرد آن بت بزرگ بتہا دی، خورد تر ساختہ از گچ و رنگ
آمیزی و مطلّا کردہ اند و کوہہا و کمرہا[۶] و مغارہا صورت گری نمودہ چنانچہ بخشیان و راہبان
و جوگیان در چلّہ نشستہ اند و ریاضت می کنند و قچقارہا[۷] و تکہاشی[۸] کوہی و ببر و پلنگ و اژدہا و

---

۱ مطلع: حط ۲ step ، grade ، stage، حبیب السیر: طبقہ ۳ بتدپا- کعب (ہفت قلزم)،
۴ اصل: بقرنش، ۵ اصل: تنقہ، امّا تیغہ در مطلع السعدین، قاتمیر این لفظ را بمعنی pedestals
گرفتہ، و غیر محتمل نیست کہ تیغہ باشد کہ مرادف تیپہ (بمعنی پشتہ است، در مطلع السعدین بعد لفظ ایستادہ جملۂ ذیل
را افزودہ است: و آن خود نمی نماید و گوئی معلق ایستادہ، ۶ یعنی کریوہ ہا و پشتہ ہا، ۷ قوچقار بمعنی گوسفند
شاخ دار است، (رسالہ فضل اللہ خان)، قاتمیر در حواشی این سفرنامہ، نوشتہ است کہ قوچقار گوسفندی ست
(Ram or battering ram) وحشی بزرگ کہ علی الخصوص در بلادی کہ بنواح
منبع جیحون است یافتہ می شود، ۸ اصل: لمہای، تصحیح از روی مطلع، تکہ بز نر را گویند در رسالۂ
فضل اللہ امّا در ہفت قلزم تکہ بالفتح نوشتہ است و گفتہ کہ بمعنی بز نر آمدہ اعم از بزکوہی و غیر
کوہی و بزی را نیز گویند کہ سرگردہ (؟) و پیش رو گلہ گوسپندان باشد،

ودرختهای مجموع در گچ کاری نموده و باقی دیوارها را صورت گری کرده اند چنانچه استادان
ماهر در (و) حیران بمانند و عمارات اطراف برین قیاس، و درین خانه چرخی گردانی مثل آنکه در
قچو (دیده) شده اما این را (والصواب: از آن) بسیار متکلف و بزرگتر، همچنان کوچ کردند
(۱۲۹۴) و چهار پنج فرسنگ میراندند تا روز هشتم[1] ذی الحجه شبگیر کردند هنوز (۱۲۹۴) تاریک بود که بدروازه[2]
خان بالق رسیدند، شهری بغایت بزرگ چنانکه هر دیواری یک فرسنگ بود که چهار فرسنگ دور آن ۵
باشد و برگرد دیوارها (ی) شهر بسبب آنکه هنوز عمارت میکردند[3] صد هزار چوب مخوره[4] (؟) که هر یک
پنجاه گز بوده باشد خوازه[5] [بسته[6]] بودند و چون هنوز پگاه بوده دروازه نگشوده بودند ازان برج
که عمارت می کردند ایلچیان را بشهر درآوردند، و بر در کریاس[7] پادشاه فرود آمدند و بر در اردو
مقدار هفصد قدم فرش سنگ تراشیده انداخته بود، چون بکنار فرش رسیدند ایلچیان را
فرمودند که پیاده شوید، پیاده از روی آن فرش بگذشتند و بر در اردو[8] رسیدند بران ۱۰
طرف ده پیل پنج ازین طرف و پنج ازان طرف ایستاده بودند و خرطومها بر راه داشته
ایلچیان از میان خراطیم پیلان گذشتند و درون رفتند قریب صد هزار آدمی آن زمان
را که هنوز روشن نشده بود بر در سرای[9] پادشاه بودند چون از در اول درآمدند مسافتی

---

[1] ۱۴ دسمبر، [2] اصل: هنوز ما، تصحیح از روی مطلع،

[3] "The city had been recently reoccupied after the temporary transfer of the court to Nanking" yule icciv.

[4] بر ص ۱۲ س ۱۳ این لفظ را بخوره نوشته است، [5] چوب بندی که بجهت نقاشی کردن عمارت و یا آیینه بندی و امثال آن بندند (از هفت قلزم) [6] بیاض در اصل، از روی مطلع نوشته شد،

[7] Palace, court of a prince.

[8] Royal encampment, here [9] Palace [10] مطلع: فضایی،

مقدار سی صد گز در دویست و پنجاه گز بود در پیش آن مسافت کرشی[۱] سی گز بوده باشد و بر بالای از کرسی ستونهای پنجاه گزی برپائے کرده و عمارت بر بالائی[۲] (۴۳۹۴ ب) و (۳۹۴ب)
طنبی[۳] ساخته شست گز در چهل گز و بعد ازان سه دروازه بود میانین بزرگتر و چپ و راست خوردتر و آن میانه ممرّ بادشاه است و هر کس ازان نمی گذرند دکذا[۴] و از ممرّ چپ و راست
۵ کورله (و) ناقوس نهاده و آویخته و دُهُل[۵] کس منتظر [تا] بادشاه کی بتخت بر آید و قرب سی صد هزار آدمی درین فضا از زن و مرد جمع گشته و قرب دو هزار مغنی ایستاده آواز بم و زیر باهم ساز کرده و بزبان ختائی (اصول ایشان دعا دی) بادشاه می گویند و قریب [دو هزار] دیگر بود که هر یک در دست سلاحی داشتند بعضی ناچخ[۶] و بعضی دور باش[۷] و بعضی ترو شین[۸]

---

۱ مطلع: کوشکی کرسی آن سی گز ۲ مطلع: بالای آن، ۳ طنابی: طَنَبی ایوانیکه توی ایوان کلان باشد، سنجر کاشی ۔

فتاد برف، بخاری سبک بر افروزیم — که وقت صحبت شبها و گوشهٔ طنبی ست (بهار عجم)

حافظ ۔ به نیم جو نخرم طاق خانقاه و رباط — مرا که مصطبه ایوان و پای خم طنبی ست

در شالامار۔ لاهور چون براه امرتسر روڈ از دروازهٔ کلان داخل می شویم او بین جا که در و قدم می نهیم ۔ خانه ایست طنبی که صاحب بادشاه نامه (جلد ۲ ص ۳۱۲) در صفتش می نویسد: عمارت شمالی که آرام گاه اقدس [یعنی آرام گاه شاه جهان بادشاه] است . . . خانه ایست طنبی بطول ده گز و عرض هفت و در وسط آن حوضی ست منبت کار از سنگ مرمر چهار گز در چهار و در بازوی آن دو حجره" این حوض درین وقت موجود نیست امّا تا چند سال پیش ازین بود، و این دروازهٔ کلان که حالا موجود است در زمان صاحب بادشاه نامه نبود، و خانه طنبی مذکور مدخلی از جانب شمال نداشت ۴ مطلع: و بر بالای کوشک پشت دروازه، ۵ مطلع: ده، ۶ a battle-axe, a pike ۷ نیزهٔ بود که سنان آن را دو شاخه می ساخته اند رجوع کنید به بهار عجم برای جزئیات مفیده ۸ نیزه کوچکی که سر آن دو شاخ باشد (هفت قلزم) trident

وبعضی حربه[1] وبعضی خشت[2] فولاد وبعضی تبرزین وبعضی نیزه وبعضی شمشیر وبعضی گرز وبعضی بادبیزن[3]
ختائی وبعضی [چتر][4] گرد برگرد آن حوالی[5] خانها ودرپیش خانها صفّهای سرپوشیده وستونهای
معظم بر کنار صفّها ودیوار خانها مجموع شبکو[6] (کذا) از چوب، وفرش سنگ تراشیده چنانکه
مجموع استادان هر صنعت دران حیران بمانند، القصّه چون روشن شد ناگاه آنها که
(۱۳۹۵) بر بالای کوشک بودند ومنتظر که پادشاه کی بتخت برآید کورکه ودهل ودمامه وصنج ونی (۱۳۹۵) ۵
وناقوس فرو کوفتند وآن سه دروازه بگشادند وخلائق درون دویدند، قاعده ایشان چنانست
که بدیدن پادشاه دویده روند، چون ازین فضا بفضای دوم رفتند وآن قریب
سی صد قدم بود ودر برابر کوشکی ازان کوشک اوّل بعظمت تر وپیش کشاده، تختی
آورده مقدار چهار گز وگرد تخت مثلّث[7] بلپشک خرگاه قسین* گرفته از اطلس زرد مجموع
زرفشان* ختائی کرده، باژدرها وسی مرغ ونقوش ختائی، بر بالای تخت کرسی از زر بنهادند ۱۰
واز چپ وراست ختاییان صف کشیده ایستادند، اول امرای تومان وهزاره وصده قریب[9]
صد هزار* وهر یکی در دست تخته مقدار یک گز در چهار یک شرع وزهرهٔ آن ندارند
که بغیر ازان تخته بجای نگرند ودر عقب ایشان مقدار[10] دویست هزار دیگر* جبه پوشان

---

[1] Javelin [2] خشت، نیزه کوچک که در وسط آن حلقه باشد وسیابه دران کرده بسوی دشمن اندازند (بهار عجم)، اما قاترمیر بمعنی Square headed arrow of steel. نوشته است [3] Chinese fan [4] در اصل ندارد، از روی مطلع نوشته شد [5] مطلع: فضا بجای حوالی [6] مطلع: شبیکه (وشباکه باختلاف نسخ) [7] مطلع: مثلث هیچ خرگاهی قسین، مفهوم جمله بقول قاترمیر اینست (Round the throne stood a triangular pavilion, having the form of a tent, made of satin.) —— بلپشک - سیخ آهنی باشد که سرآن را پهن کرده باشند برای نان از تنور جدا کردن (هفت قلزم)، وقسین نام موضعی (دستان گاس) [8] اصل: زرد مجموع زیشان، تصحیح از روی مطلع. [9] مطلع: بغایت بسیار [10] مطلع: فزون از حد وشمار،

ونیزه داران وبعضی شمشیرهای برهنه در دست ایستاده وصفها راست کردند، ومجموع آن کافران
چنان خاموش که گوییا هیچ متنفس آنجا نیست. شاه از درون حرم بیرون آمد و نردبانی از نقره
آوردند مقدار پنج پایه و بران تخت بنهادند و بربالای تخت صندلی از زر بنهادند و پادشاه ببالای
برآمد و بر صندلی (۳۹۵ ب) نشست و پادشاه میانه بالا محاسنی بزرگ و نه کوچک[1] اما مقدار (۳۹۵ ب)
دویست سیصد موی از میانه محاسن او چنان دراز که بر بالای صندلی) کی بود سه چهار
حلقه زده بود و از چپ و راست تخت دو دختر ماه روی موها بر میان گره[2] کرده و گردن
و عارض کشاده مروارید های بزرگ خوب در گوش کاغذ و قلم در دست گرفته منتظر که پادشاه چه
گوید و چه حکم فرماید، هرچه آن روز بر زبان پادشاه بگذرد ایشان قلمی کنند، اگر حکم را تغییر می باید کرد خط
بیرون فرستند تا اهل دیوان بران موجب عمل می کنند،   القصه چون پادشاه
بر تخت قرار گرفت و از جانبین ختاییان صفها کشیده بایستادند از مقابل روی پادشاه
این[3] جماعت ایلچیان را با بندیان دوشادوش پیش پادشاه بردند اول یارغوی[4] بندیان
پرسیدند[5] و مقدار هفتصد کس بودند بعضی دوشاخه[6] در گردن و بعضی زنجیر و بعضی یکدست
بر تخته گرفته و بعضی پنج شش را گردنها بر یک تخته دراز بند کرده و سرها از تخته
بیرون (۳۹۶ الف) هر کس حسب مرتبه و قدر گناه، هر یکی را یک کس موکل که موی آن (۳۹۶ الف)
گناه کار گرفته و منتظر پادشاه که چه حکم فرماید، بعضی را بزندان فرمود و بعضی را بحکم کشتن،
و[تنها] مجموع خطای هیچ امیر و داروغه [را] حکم کشتن نیست و هر کسی که گناهی

---

[1] اصل: کوچ، در مطلع بعدش افزوده: نه کوسه، [2] مطلع: گره زده، [3] اصل: و این
[4] Attack of an accuser plaint; defence.
[5] اصل: رسیدند، تصحیح از روی مطلع، [6] دوشاخه چوبی را گویند که دو شاخ داشته باشد، و آن
را بر گردن مجرمان و گنه کاران گذارند (برهان قاطع)،

کرده گناه او را بر تخته پاره بنوشتند و بر گردن او بستند بزنجیر و دوشاخه (و) آنچه حدّ گناه
اوست در کیش کافری ایشان، و آن گناهکار را روانهٔ خان بالوغ کرد، اگرچه یک ساله راه
است هیچ جای نمی تواند بود تا انجا رسید[1]. القصّه، چون بندیان رفتند ایلچیان
را پیش بردند، چنانکه تا به تخت پادشاه مقدار پانزده گز مسافت ماند و یک کس ازان
میران که تخته در دست دارند آمد و زانو زد و بخط خطائی احوال ایلچیان را نبشته برخواند ۵
مضمون آنکه از راه دور از پیش حضرت خاقانی خلافت پناهی و فرزندان ایلچیان آمده
اند و برای پادشاه تبرکات آورده اند و بپای تخت (به) سر زدن آمده اند، چون شرح تمام بخواند
مولانا حاجی یوسف قاضی که از جملهٔ امرای تومان و مقربان پادشاه بود و زبان عربی و پارسی و ترکی
(۲۹۶ ب) و مغولی و ختای و کلمچی میان پادشاه (و) ایلچیان، و از دوازده دیوان یکی تعلق ۲۹۶ب
بدو داشت پیش آمد، با چند نفر مسلمانان زباندان عربی و پارسی وغیره که تابع او بودند ۱۰
برگرد مسلمانان بایستادند و گفتند که اوّل دوتا شوید و بعد ازان سر بر زمین نهید[2] سه کرت
امّا پیشانی بر زمین [نه] رسانیدند، بعد ازان مکتوب حضرت اعلی سلطنت شعاری خلد الله ملکه
و مکتوب مخدوم و مخدوم زاده عالمیان امیرزاده بایسنغر بهادر خلد ملکه[3] در پارچه اطلس زرد
پیچیده بدو دست بلند گرفته که قاعده چنانست که هرچه تعلق بجانب پادشاه دارد در
زرد می پیچند[4] مولانای قاضی آمد و آن مکتوب[5] بستاند و بدست خواجه سرای داد[6]، بعد ازان ۱۵
آن پادشاه از تخت فرود آمد بر صندلی نشست و سه هزار جامه آوردند یکی دگله و دوتبا، و امراء

---

[1] اصل: بخیر، تصحیح از روی مطلع، [2] بقول یول (ز ۲۷۷ ز) این درست نیست، در قانون خطائی فقط
حکم قتل باید اولاً در دار السلطنت در عدالتی خاص تصدیق شود، [3] در مطلع افزوده: و باقی
شاهزادگان و امرا را، [4] اصل: سپچید، مطلع: پیچند، [5] مطلع: مکاتیب،
[6] در مطلع افزوده است: و بادشاه گرفت و گشاد و دید و باز بخواجه سرا داد،

خویشان و فرزندان ایشانرا جامه پوشید، بعد ازان هفت نفر ایلچیان پیش بروند اول شادی
خواجه و کوکچه[1] بعد ازان سلطان احمد و خواجه غیاث الدین و ارغداق وارد وان و تاج[2] بدخشی*
وایشانرا گفتند زانو زنید، زانو زدند، پادشاه از ایشان (۱۲۹۷) احوال بندگی حضرت سلطنت (۱۲۹۷)
شعاری خلد الله تعالی ملکه وسلطانه پرسید وبعد ازان پرسید که قرا یوسف[3] ایلچی می فرستد و
۵ مال می آورد[4] درجواب گفتند که آری ایلچی ومال می فرستد و داجیان نیز دید [کذا] که ایلچیان
او آمده بود ومال آورده، دیگر پرسید که آنجا نرخ غله گران است یا ارزان، درجواب
گفتند که غله ارزان است (و) نعمت فراوان، گفت آری چون دل پادشاه با خدای
درستست[5] حق تعالی نیز فراخی نعمت ارزانی داشته، دیگر گفت که ایلچی می خواهم که بقرایوسف
بفرستم که آنجا اسپان خوب باشد، در راه ایمنی هست؟ درجواب گفتند که ازین ایمنی هست
۱۰ اما اگر حکم شاه رخ سلطان باشد تواند رفت، گفت آری آنرا دانسته ام گفت بعد ازان
که از راه دور آمده اید برخیزید و آش بخورید و (انجا دی) گه ایلچیان را بفضای اول که
نشسته بودند بردند وهرکس را یک شیره (و) صندلی بنهادند وبرهر شیره از نقل وغیره
چنانچه پیشتر گفته شده، چون آش بخوردند ایشانرا بیامی که از برای ایشان تعیین کرده
بودند بردند وسلطان شاه (۲۹۷ ب) وبخشی ملک که نوکران امیرزاده اعظم مغیث الحق (۲۹۷ب)

---

[1] اصل: کوچکه، [2] مطلع: تاج الدین، [3] قرا یوسف از تراکمهٔ قراقیونلو بود واین ها اولاً بجنوب بحیره وان متسلط شده بعد هنگامی در ارمینیه و آذربیجان بنای حکومت خود نهادند، جلوس قرایوسف درحدود ۷۹۰ھ بود، در یورشهای تیمور بکرات از ملک خود فرار شد و باز آمد و بالآخره بعد وفات تیمور در ۸۰۸ھ باز باطمینان بر تخت سلطنت نشست و در ۸۲۳ھ بمرد
[4] مطلع آوردند و در بعضی نسخ: دید، [5] مطلع: راستست،

والدین الغ بیگ گورگان خلد الله تعالی ملکه بود[1] ند ایشانرا در یامخانه نزدیک آن فرود
آورده بودند، درین یامخانها در هر خانه کتی بتکلف و بستر و بالش اطلس و کمخا و کفش کمخا
در غایت نازکی دوخته و کوشکه[2] و صندلی و منقل[3] آتش و ده کت دیگر از چپ و راست
آنها همه با بستر و بالش اطلس و کمخا و زیلوچه‌ها و حصیرهای نازک که از طول و عرض پیچیده
می شود و نمی شکست، و هر کس را بدین نسق یکخانه[4] مقرر کرده و یک دیگ و کاسه و چمچه ۵
و شیره (دو) هر روز آن ده کس را یک گوسفند و یک قاز و دو مرغ و هر یک را دو من
شرع آرد و یک کاسه بزرگ برنج و دو کلیچه بزرگ اندرون پر حلوا و یک ظرف عسل (و)
سیر و پیاز و سرکه و نمک و انواع تره‌ها (ی) ملون که در ختای می باشد و دو[5] کوزه دراسون و
یک طبق نقل و خدمتگار چست و چالاک همه صاحب حسن بر دو قدم ایستاده از بام تا شام و
(از) شام تا بام که یک لحظه غایب نشوند، روز دیگر که نهم ذی الحجه بود که سجین[6] آمده و ۱۰
سجین[7] آنها را میگویند که ایشانرا ملازم ایلچیان کرده و در اردوی پادشاه هرجا که باشد کریراق[8]

---

[1] اصل: بودند که، [2] مطلع: کوشکه و جنیلق زیا جینلق، [3] مطلع: منقل و جایگاه آتش، [4] مطلع: دریک خانه [5] اصل: در، تصحیح از روی مطلع، [6] اصل: ههجنین، مطلع: سجتین و سجین در اکثر نسخ، اما یول (I. ccv۱) می گوید که لفظ چینی (Sze jin) است که بمعنی Palace man یا خواجه سرا است، و مرادش درین محل این است an officer who has the charge of the ambassadors). [7] اصل: سحین، گمان می شود که در نسخهٔ اصل این کتاب سجسین نوشته بود که محرف سسجی است، اما در بعض جاها این لفظ در کتابت محرف شد، [8] بظاهر بمعنی ساز و سامان است، کرک پوستین و پشم را گویند و یراق بمعنی سامان ضروری است (چنانچه یراق کردن بر صفحه ۳۹ س ۱۲ بمعنی سامان سفر آماده کردن آمده است) پس گویا معنی ترکیب اولاً سامان پوشیدنی‌ها باشد و در آئین اکبری کرکیراق خانه بمعنی wardrobe آمده است) و به تعمیم مطلق ساز و سامان، در کتب لغه این لفظ را نیافتم،

ایلچیان ایشان می سازند چنانکه اینجا سقاول[۱] (شقاول) گویند، ایشانرا بیدار کرد که برخیزید که بادشاه طوی میدهد و از برای هرکس اسپان زین کرده آورد و ایلچیان را سوار کرده بار دوی بادشاه بردند و ایشانرا در کریاس اوّل بنشاندند[۲] و ایلچیان را بپای[۳] تخت که واه [گاه]* بود بردند. و از بهر بادشاه پنج بار سر بر زمین نهادند و بادشاه از تخت فرود آمد، باز ایلچیان را بیرون
۵ آوردند و فرمودند که از اردو بیرون روید که طوی خواهد بود و خود را سبک سازید که ناگاه درمیان طوی بقضای حاجت محتاج نشوید که آنزمان بیرون نمی توان آمدن، جماعتی بیرون آمدند و پراگنده شدند باز جمع گشتند و درون رفتند از کریاس اوّل گذشتند و بکریاس دوم که تخت گاه و اوست رسیدند و ازانجا گذشته بکریاس سیم درآمدند صحنی بغایت کشاده و فرشهای سنگ تراشیده در غایت خوبی و لطافت، در پیشانی آن طنبی بزرگ که مقدار شصت
۱۰ گز بود، و رُوی اردو (؟) آن* کوشکها بر جانب جنوب، و قاعده خَتایی در عمارت ایشان آنست که روی عمارت و در خانه بر جانب جنوب (۳۶۸ ب) میکنند، و درون طنبی تختی بعظمت نهاده [از قد مردی بلندتر و از سه طرف نردبانهای نقره] یکی از پیش و دو از چپ و راست، و دو خواجه سرای ایستاده و بردهان[۴] چیزی بسته از مقوی کاغذ تا بن گوش و باز تخت

(۳۶۸ ب)

---

[۱] مطلع: شقاول، صاحب لغات نوائیه می نویسد که شیغاول آن کسی ست که ایلچیان را مصاحب باشد، بقول کاترمیر (در حواشی این سفرنامه):

شقاول is one who introduces the ambassadors,

و بحواله تاریخ رشیدی شقاول را مرادف مهماندار قرار داده، ساکه در فرهنگ ترکی نوشته است که شقاول صاحب منصب کبیر است نزد شاهان ایشیای وسطی: حاکم بر قاضی ها و ملاها، [۲] در مطلع افزوده است: تا روز آنزمان قرب دویست سیصد هزار آدمی جمع شده بودند، بدان روز شد آن سه دروازه را کشادند، [۳] مطلع: بپای تخت وادگاه، [۴] اصل: ز بی از اوان [۵] اصل: دوپای

دیگر خود را دیگر بر بالای آن تخت نهاده که پادشاه بر بالای آن می نشیند که آن مثل صندلی
است که بر تخت می نهند امّا از صندلی بزرگتر و بسیار گوشها و متّکا دارد و پاهای غریب، از
چپ و راست آن مثل عودسوزی بلند یا قبه که بر سر آن نهاده، و آن تخت را، عودسوز
و صندلی مجموع از چوب[1] تراشیده اند و مطلّا کرده اند [مولانا قاضی گفت هشت سالست که
این تخت طلا کرده اند] درین مدت این طلاکاری ازو هیچ ساوید نشده است و دیگر ستونها ۵
و پلها و چوبها که درین عمارت بود مجموع از جوشه[2] رنگ کرده اند و روغن داده که قطعاً استادان
عراق و خراسان مثل آن رنگ و روغن بکار نمی توانند برد، و شیرها دی، طعام و نقل و
نخل بندی پیش پادشاه نهاده، و از چپ و راست تخت واجیان صاحب وجود ترکش و شمشیر
بسته و سپر حمائل کرده و در پس پشت سپاهیان نایچهای دراز در دست گرفته و در پس
(۲۹۹ا) پشت ایشان جماعتی دیگر شمشیر برهنه در دست گرفته (۲۹۹ا) و بر طرف دست چپ که ۱۰
پیش ایشان مرتبه آن زیادت از دست راست است جای ایلچیان مقرر کرده، پیش
امرا و آمکس[3] که تعظیم می کنند سه شیره می نهند و ازان فرودتر دو تا بیک شیره، و می باید که
دران روز هزار شیره مرتب کرده [بل] زیاده پیش مردم نهاده باشد، و دیگر در برابر
تخت پادشاه پیش پنجره[4] طبقی گورکهٔ بزرگ نهاده و شخصی بر بالای صندلی بلند ایستاده و
پهلوی[5] او اهل ساز از انواع متفرقه، و پیش تخت هفت چتر، آن هریک از زنگی در غایت ۱۵
تکلف، و دیگر بیرون طبقی از چپ[6] راست مردم بسیار پیش ایستاده قریب دویست هزار نفر، و از

---

۱ اصل: جیب، تصحیح از روی متن
۲ اصل: حدشه، مطلع: جوشه،
۳ اصل: لکس، مطلع: هرکس،
۴ کد هرچیز که مشبک باشد؛ a window, a lattice
۵ اصل: است از،

برابر تخت بادشاه مقدار یک گز[1] وار که بکمان سخت بیند از ند مثل [جبنلق[2]] بزرگی که ده گز
باشد [در ده گز] یک[3] دیوار از اطلس زرد، و در اندرون آن آش بادشاه ترتیب می کنند
[و] در اسون،[4] و هرگاه[5] بجهت آش بادشاه در اسون[6] و نعمتی می آورند، بیکدفعه اهل ساز بنیاد
ساز زدن می کنند و آن هفت چتر بادشاه آن در چرخ می آید و با آن خوردنی روان می شود

۵ تا نزدیک تخت، وان آش با در اسون وا ند حقه بزرگ نهاده که پایها دارد (۳۹۹ ب) (۳۹۹ آ)
و سرپوشی از آن جنس بروی می پوشند، چون ازین جنس استعدادات مرتب شد ایلچیان
بر پای ایستاده منتظر[7] شدی از پس تخت که در حرم بود [و] پردهٔ بزرگ آویخته و طنابی[8]
ابریشمین بر گوشه[9] آن بسته از دو طرف، و سر طناب بدست دو خواجه سرای و میان طناب
بر بکره[10] بود که چون طناب بکشیدند آن پرده پیچیده شد بمثل حصیری که درپیچند به مقدار

۱۰ یک قدم وی، [باین نوع در باز شده] و بادشاه بیرون آمد و سازهای نواختند چون بادشاه بر
تخت بنشست [همه خاموش شدند و بالای سر بادشاه بده گز بلندی کلهٔ بسته بودند چون
سایبانهای چهارده گزی از اطلس زرد و چهار اژدر که باهم درجمله بودند بران باسمه[11] زده]
و [چون] قرار گرفت ایلچیان را نزدیک تخت بردند و فرمودند که سر بر زمین نهید، پنج کرت
سر بر زمین نهادند پس اشارت کرد که ایشانرا بنشانید هر یک را بجای او پیش شیرها که نهاده

۱۵ بودند بنشاندند و غیر آن که بر شیرها بود ساعت بساعت آشها، گوشتهای بره و قاز و مرغ و

---

[1] گز نوعی از تیر است که بدان بازی کنند و این قسم تیراندازی را گز اندازی گویند،

[2] بیاض در اصل، این لفظ که معنی اش معلوم نشد در بعضی نسخ مطلع غیبلق و در بعضی دیگر جنبلق نوشته،

[3] در مطلع ندارد، [4] اصل: نیرگاه، تصحیح از روی مطلع، [5] اصل: و در اسون،

[6] اصل: که دری، [7] Cord [8] اصل: آن گوشه، [9] اصل: یک کره، تصحیح

از روی مطلع، [10] design which is put on stuffs; print.

دراسون آوردن گرفتند، و بازی گران ببازی درآمدند، اوّل جماعتی پسران چون [ماه] مثل
دختران سرخی وسفیدی بر روی مالیده وحلقهای مروارید درگوش کرده وجامهای زربفت
ختائی پوشیده وتخلها وگلها ولالهها دی) ملوّن که از کاغذ رنگین وابریشم بسته بودند بدست
(۴۰۰ا) گرفته (و) درسر[۱] خلانیده (ه)* (۴۰۰ا) براصول خطاییان رقص کردن[۲] گرفتند بعدازان دوپسر قریب
بسنّ ده سالگی بر بالای دو چوب معلقها زدند وانواع بازیها کردند بعد ازان شخصی براستان[۳] ۵
خفتیده وپای خود بالا داشت وچندنی بزرگ برکف پای او نهادند وشخصی دیگراینها
را مجموع بدست بگرفت وپسری ده دوازده ساله آمد وبر بالای اینها رفت و
درازی هرنئ هفت گز بوده باشد بر سر اینها بانواع بازیها کرد وبآخر یک [یک] نی
می انداخت تا یک نی بماند، بر سر آن یک نی معلقها زد و بازیها [کرد] بعد ازان حرکات
غریب ناگاه از سر آن نی خطا شد چنانکه همه گفتند که افتاد، آن شخصی که خفته بود ونی بر ۱۰
کف پای او بود برجست واو را درهوا بگرفت، دیگر جماعتی گویندگان واهل ساز پهلوی یکدیگر
شخصی یا توغن نواخت ودوازده مقام اصل نموده برخلاف اصول وآهنگ ختاییان،
وشخصی دیگر بینه[۴] مثل آن، و دیگری موسیقار، و [بازهم ازینها یکی یک دست بر موسیقار و]
یکدست بر بینه وصاحب بینه یکدست بر بینه ویکدست انگشت بر نقبهای[۵] نی که در دهان
دیگریست، وصاحب نی دهان بر نی وچهار [پا] ره بردست، مجموع براصول که هیچ ۱۵
(۴۰۰ب) یک خارج نه کردند، واین (۴۰۰ب) مجلس تا آخر نماز پیشین برداشت وپادشاهم

---

۱ اصل: درسرحدّ اند، مطلع: برسرخلانیده، ۲ اصل: کردند،
۳ یعنی مستلقی شده، راستان هندکشان است (بهفت قلزم)
۴ اصل: بیشه (درین موضع وبجاهای دیگر مبسه، مسه)، مطلع: بینه (: پیپه)
۵ اصل: نبقهای،

در مجلس بازدی، گرانرا انعام فرمود تا چاو[1] آوردند و نقد بدیشان داد، و بادشاه برخاست[2]
وبحرم درآمد و ایلچیان را اجازت شد، و درمیان صحن آن بارگاه چند هزار جانور پرنده
مثل زاغ و زغن و خاد و فاخته وقمری وموسیچه میوه[3]ها وریزها که افتاده بودمی ربودند وهیچ
از آدمی نمی رمیدند وچون شب میشود هم بران درختان میان سرای می آرامیدند وآنرا کسی
۵ مزاحم نمی شد، القصه این ایلچیان از هشتم ذی الحجه سنه[4] اثنی [اثنتین] وعشرین
وثمانمایه تا [اوائل] جمادی الاول سنه ثلاث وعشرین وثمانمایه که مدت پنج ماه باشد درین شهر بودند
وهر روز علفهٔ که در روز اول مقرر کرده بودند بتمام وکمال بدیشان رسید وبیرون آن چندین کرت ایشان
را طویها دادند وتبریتها کردند و در هر کرت که طوی شد بازیگران[5] از نوعی دیگر این طویٔ دیگر و تکلفات
زیاده از مقدم*، فی الجمله روز دیگر که عید اضحی بود [و] درین شهر خان بالق
۱۰ بادشاه از برای مسلمانان مسجدی ساخته است ایلچیان وجمعی مسلمانان که دران شهر بودند
در[6] [ان] مسجد رفتند و نماز عید گذاردند (۱۰۱۴ا) وبعد از دو روز دیگر بار ایلچیان را طوی (۱۰۱۴ا)
دادند و هر بار یکی را طوی میدادند عظمت خود را بیشتر و بنوعی دیگر ایلچیان [را] می نمود و
بازی گران بانواع دیگر بازی گری میکردند حقه بازیهای غریب، در هفدهم ذی الحجه

---

۱ چاو کاغذ پارچه بود که تام ولقب پادشاهان چین بران نقش می کردند وخلق آن دیار بجای تنکه طلا ونقره صرف
می نمودند (تاریخ فرشته منقول در تعلیقات قاترمیر) وهم قاترمیر گفته که چاو کاغذ زر است که از قشر درخت توت
ساخته می شد، بانک نوت (Paper money). ۲ اصل: خواست، ۳ اصل: ومیوها،
۴ این سهویست از مصنف، ازانکه رفتن ایلچیان از هرات به ۶ ذیقعده ۸۲۲ھ بود (ص ۲) ورسیدن
ایشان به خان بالق به ۸ ذی الحجه ۸۲۳ھ (ص ۲۱) نه ۸۲۲ھ که درین جا ده به تتبع زبده در مطلع السعدین نیز
نوشته است، ۵ مطلع: نوعی دیگر بهتر از پیشتر بازیها کردند، شاید در اصل " بازیگری از نوعی دیگر این
طوی دیگر " بوده باشد ۶ اصل: از،

جماعتی گناهکاران را بسیاست گاه فرستادند و قاعدهٔ کافران ختائی در دفترهای ایشان ثبت
است که از بهر هر گناهی چه نوع[۱] عقوبت کنند بعضی [را] گردن میزنند و بعضی را [از] دار [ی]
آویزند و بعضی را پاره پاره میکنند، چون حکم شد که یکی را بعذاب [قتل][۲] کنند، قدری آهک در سر
ایشان میمالند تا موی[۳] ایشان بال [زایل ؟] شود بعد از آن گرد سرش بکارد[۴] ببریدند* و پوست
سرش بر مثال کلاه پوستی[۵] از سرش در ربوده، بعد از آن آن پارهٔ آهک بر آن [بی] پوست کنده ریختند ۵
و بعد از آن بر دار[۶] می بندند از سه موضع اول از گردن دیگر از میان دیگر از ساق پای و دستها
از پس پشت بسته، و جلادان روی بروی می ایستند، اگر صد کس را حکم کشتن شود البته صد
جلاد ایشان را بکشتند و رسم نیست که جلاد دو کس را بکشد، و بعد از آن [که] هم چنین بسته
(۰۰بهم) است جلاد کاردی و قلابی در دست [۰۰بهم] دارد و بقلاب از روی سینهٔ ایشان گوشت
بر میگیرد و بکارد میبرد مقدار یک روی ناخن تمام روی سینهٔ او[۷] پلنگ رنگ کرده* از چوبی زرشت ۱۰
[که] مثل سوهانی ساخته اند بدو دست محکم بر روی سینهٔ ایشان میمالند چنانکه خون [آ]ب
روان می شود، بعد از آن دیگ آب جوشان کرده اند و آفتابهٔ آب جوشان شخصی دیگر بر آن
جراحتها می ریزد و دیگر جاروبی در دست آنرا می شوید و آن کافران نعره نمی زنند و بعضی خاموش
اند و تحمل می کنند، و چون این عمل کردند و جراحتها را بآب گرم تازه تر ساختند دو کارد پیش
شانهٔ او فرو برند و سیخی آهن سرخ کرده کارد بر می کنند و بجای آن سیخ آهن تافته فرو می برند ۱۵
تا آن سوراخها داغ می شود و بعد از آن بر می کشند و قمی مسین که گلاب بدان در شیشه ریزند نایژه

---

[۱] تفصیل انواع عقوبات را صاحب مطلع مرفوع القلم کرده، و مضمون ص ۳۳ س ۲ تا ص ۳۴ س ۶ را ندرت تعریج
درین سطور قیاسی ست [۲] بیاض در اصل بقدر دو سه لفظ، و بعدش لفظ او، آنچه محدود بقوسین است اندرون
حدس و تخمین افزوده شد، [۳] اصل: یکارند ببرندید، [۴] ‏calp [۵] اصل: برادر [۶] اصل: آویزانند
زنک کرده، تصحیح قیاسی ست پلنگ رنگ آن که جلدش چون پلنگ نقطها از رنگ دیگر داشته باشد [۷] اصل: ز [بهم]

آنرا بموضع سیخ نهادند و آب جوشان درو می ریزند چندانکه از آب جوشان گوشت سرخ ایشان
سفید می شود، چون عملها کردند و هنوز نمرده بود باز بنیاد بریدن[۱] می کنند، القصه تا آخر
روز آن شخص را بدین نوع عذاب (۴۰۲ ا) میدهند و اگر می خواهند که عذابش زیاده باشد (۴۰۲ الف)
تا یده روز بدین نوع نگاه می دارند، و بعد ازین عذابها چون مرد شکمش باز میکنند و مجموع آلات[۲]
۵ بیرون کرده و قیمه[۳]ها بجدا جدا کردن گرفتند و هر قیمه که جدا کرده کارد مثل قصابان در وهان
میکردند تا تمامت استخوان ریزه ریزه کردند و پس ازان عرابه آوردند و آن مرداریها بران
بار کردند در بیرون شهر مغاکی است آنجا می انداختند،

و در باب گناهگار احتیاط کنند چنانچه پادشاه را دوازده دیوانست[۴] اگر شخصی بگناهی
متهم [شد] می باید که بهر دوازده دیوان گناه بروثابت شود و خصمان او را با او مجادله فرمایند
۱۰ چنانکه مثلاً اگر در یازده دیوان گناه بروثابت شده است و در دیوان آخرین ثابت نشد
آن شخص را امید خلاص هست[۵]، اگر حجتی پیدا کرد که بدان سبب شخصی که در شش ماه[۶] راه
زیاده یا کمتر است حاضری باید کرد تا تحقیق شود او را نمی کشند[۷] و در حبس نگاه می دارند و
بطلب آن شخصی میفرستند تا او بیاید و بهت کنند و بعد ازان قضیه بآخر رسانند و بسیار
گناهگار در حبس ایشان می میرد، و هرکس که مرد تا (۴۰۲ ب) حکم پادشاه نشود در خاک (۴۰۲ب)
۱۵ نمی توانند کرد،

و در روز بیست و سیم[۸] ماه مذکور نبشته بود که آنروز بغایت سرد باد دوی بادشاه رفتند
بسیاری ختاییان که بودند و بندیان که از شهرهای دور آمده بودند مجموع از سرما مرده و بردر

---

۱ اصل: بردین، ۲ ده: ۳ طهر پهلو ۴ Courts of justice ۵ یول می گوید بشک
نیست که مصنف درین باره مغلطه خورد است ۶ مطلع ۷ اهـ ۸ اصل: کشتند ۹ ۲۳ محرم ۸۲۴ھ =
۲۸ جنوری ۱۴۲۱ء،

کرپاس بادشاه وی در راه گذارها افتاده و مرده واسپان پای بر ایشان می نهادند و می گذشت،
و شخصی روایت کرد که آنجا اندرون شهرست و پناه است، در بیرون شهر قریب یک تومان[1]
آدمی از دی بازان سرما مرده اند و مثل سگ که در ولایت اسلام مرده باشد و در کوچه ها زیر پای
آورند آن کافران ازان خوارتر افتاده بودند، و بندیان بادشاه با دوشاخه و زنجیر بر دست
و پای هم چنان چنگ[2] شده بودند (و) با خاک شدند، ۵

در سابع عشرین محرم مذکور مولانای قاضی کس پیش ایلچیان فرستاد که فردا سر سال
نوست و بادشاه به اردوی نو می آید و قولی بادشاه است که هیچ کس دستار و جامه و طاقیه
و موزهٔ سفید نپوشد، و رسم ایشان آنست که لباس سفید در تعزیه می پوشند، و در شب
بیست و هشتم هنوز نیم شب بود که سجین[3] آمد و ایلچیان را بیدار کرد و سوار ساخت (۳-۴۰۲) (۴۰۳ ر)
و باردوی بردند و آن عمارتی عالی بود که بعد از نوزده سال تمام شده بود و آن شب در چنان ۱۰
شهر معظم هر کس در خانه و دکان خود چنان قنار[4] و شمع و چراغ افروخته بودند که گفتی مگر آفتاب
بر آمده است چنانکه مثلا اگر سوزنی بیفتادی پیدا شدی و آن شب زیر سرما شکسته یود[5]
مردم [را] باردوی تودر* آوردند، و از مجموع ختای و چین ماچین[6] و قلماق[7] و تبت و قامل و قراخوجه
و چورچه[8] و دریا بار و سائر ولایات که نام آن معلوم نیست صد هزار آدمی دران اردوی بودند و
بادشاه امرای ولایات خود را طوی میداد، ایلچیان را در بیرون تخت[9] گاه شیرها نهادند و امرا ۱۵
خود را در درون بارگاه و تخت گاه خود نشانده بود و هم چنان غلبه دویست هزار آدمی شمشیر

---

[1] ده هزار a myriad [2] شل، تمیده [3] اصل: صجین سخن، مطلع: سجین (و سخنین)، رجوع کنید به حاشیه ص ۲۷ [4] اصل: قنار، تصحیح از روی مطلع، فنار = paper lantern، فانوس
[5] اصل: یود، تصحیح از روی مطلع [6] اصل: کاجین، تصحیح از روی مطلع (نسخه کرائست کالج)،
[7] اصل: قلمساق، تصحیح از روی مطلع (نسخهٔ مذکوره) [8] یول در نقشهٔ ... در جلد اول کتاب خود ختائی

وگرزه ناچخ وترویین و دورباش وحربه و تبرزین و آلات حرب در دست گرفته، قریب
یک دو هزار آدمی بادبیزن ختائی در دست گرفته ملوّن ومنقش، هریک برابری سپری وبر
دوش نهاده، وبازی گران وپسران رقص میکردند بطریقهای غیرمکرر وخلعتها وتاجها
ولباسها برخود راست کرده که شرح آن در وصف نگنجد وصفت (۲۰۳ب) آن عمارت مقدور (۲۳)
۵ بیان نیست، فی الجمله از درِ بارگاه تا دربیرون یکهزار ونهصد وبیست وپنج قدم بود و در درون حرم خود
کسی را راه نبود، ازچپ وراست عمارت درعمارت وسرا درسرا و باغ درباغ ومجموع فرش سنگ
تراشیده که ازخاک چینی پخته اندکه مطلقا جوهراو بسنگ مرمر میماند و مقدار دولیست یاسی
صدگز طول وعرض، وهرحوالی که بود سنگ فرش مقدار مویی کج [نه] شده و [نه]
پیچیده که کسی گوید بقلم جدول کشیده اند، وسنگ تراشیدها (یه) اژدر وسیمرغ ختای منبّت
۱۰ ومغفّر مثل یشم تراشی که آدمی دران حیران می شد، سنگ تراشی و درودگری وگلکاری
ونقاشی وکاشی تراشی درمجموع این بلاد هیچ کس [چون ایشان] نمی توان کرد، مگرکه
استادان این بلاد ببینند تا باور کنند وانصاف دهند،
فی الجمله در نیمروز این طوی آخر شد وهرکس بوثاق خود رفتند،
و در نهم صفر سحرگاه اسپان آوردند وایلچیان را پیش بردند وهشت روز بود که
۱۵ بادشاه ازحرم بیرون رفته بود ودر بیرون شهرخانه سبزی ساخته بود و دران خانه هیچ

ریتت ... حاشیه ص۳۵ کرده است بلاد چرچه را در مانچوریا نشان داده است، ودر حاشیه ص۲۶۷ گفته است که
یشلات امیراد منچوریا بیترات بوده شده اصل: نخواه، تصحیح از روی مطلع (نسخهٔ مذکوره)،
وحاشیه ص۳۶) سه درمطلع بعدش افزوده: وخشت تراشیده، سه Covered.
سه مطلع: کاشی کاری سه مطلع: اگرشه در صفر ۸۲۳هـ = ۱۳ فروری ۱۴۲۱ء سه مطلع: زرفته

(۴۰۴ ا) صورت و هیچ بت نبود و بادشاه را عادت بود که هر سال آن چند روز حیوانی (۴۰۴ ا)
نمی خورد و پیش حرم نمی رفت و کس را پیش خود نمی گذاشت و میگفت که خدای آسمان را
عبادت میکنم و بعبادت خود مشغول بود، القصّه آن روز بازگشته بود و بحرم می آمد و بسیار
تجمّل و عظمت و لشکر و خدم همراه بود پیلان آرایش کرده پیش می بردند و محفّهٔ[1] مدوّر مطلّا
بر دوش گرفته بودند، علمهای سیاه و سرخ و زرد و سبز و زنگاری منقش بصورت آفتاب و ۵
ماه و ستارگان و کوه و دریا و خطوط خطای در پس و پیش او، دیگر نیزه داران و شمشیر داران و
ژوپین و دورباش و حربه و گرز و شمشیر و تبرزین و چوگانها با زلف دراز و بادبیزن ختائی و
چتر میبردند، و پنج محفه دیگر آرایش کرده مجموع مطلّا بر دوش مردم، و سازها که شرح آن نمی
توان داد بسیار، و مقدار از پنجهزار[2] نفر آدمی از پس و پیش بادشاه میرفتند که یکی پیش و یکی پس
بی قاعده زهره نداشتند که بروند، و کس را زهره نبود که آواز بر آرد چنانکه گوئی هیچ متنفّس نیست ۱۰
بجز آواز سازهای ختائیان که دعای بادشاه می گفتند، چون بادشاه بحرم بیرون رفت باز
(۴۰۴ ب) گشتند و هر کس بوثاق خود (۴۰۴ ب) رفتند،

دیگر دران ایام رسم ایشان چنانست که [شب چراغ می گویند، هفت شبانه روز
درانـدرون کریاس بادشاه کوهی از چوب می سازند و روی چوب بشاخ سرو می پوشند چنانکه
گوئی کوهی از زمرّد است و صد هزار چراغ تعبیه کرده اند و چند هزار آدمی از مقوّی کاغذ ۱۵
ساخته و رنگ چهره و جامه چنانکه از دوری بآدمی میماند و ریسمانها بران چراغها تعبیه کرده
اند و موشکها از نفط ساخته که چون یک چراغ را برافروختند موشک بر آن ریسمانها دویدن[3]
گرفت و بهر چراغی که رسید روشن شد چنانکه به یک نفس آن چندان چراغها (که) از بالای
کوه تا پایان[4] هست روشن می شود، در شهر نیز بر درختانها و دکانها چراغ بسیاری افروزند و دران

---

[1] اصل: تخته، در مطلع مثل متن [2] مطلع: پنج: هزار [3] اصل: دبدویدن [4] اصل: پایان ماه، تصحیح از روی مطلع،

هفت روز هر کس هر گناه که می کنند بروی نمی گیرند و پادشاه بسیار بخشش میکند و کسانی که باقی
دیوان دارند و بندیان زندان همه را آزاد می کنند،

و دران سال منجمان چنان حکم کرده بودند که آتشی پیدا خواهد شد که خانهای پادشاه را
ازان ضرر رسد بدان سبب **شب چراغ** [نه] ساخته بود اما امرای ختائی بدان وعدهٔ **شب**
۵ **چراغ** جمع شده بودند و ایشان را طوی (۴۰۵ ا) داد و انعام فرمود، (۴۰۵ ا)

در روز یکشنبه سیزدهم سجنان[1] آمده و مجموع ایلچیان را پیش پادشاه بردند و در کریاس
اوّل نشاندند و مجموع خلائق که از هر دیار آمده بودند صد[2] هزار زیادت* جمع گشتند و در کوشک اوّل
تخت مرصّع نهادند و درهای کوشک کشادند و پادشاه بر تخت نشست و مقدار صد هزار
آدمی در پای تخت زانو زدند و سر بر زمین نهادند و بعد ازان بنشستند و نظاره می کردند که
۱۰ تخت دیگر آوردند بلند[3] و در پیش روی پادشاه نهادند و سه کس بر بالای تخت بر آمدند و حکمی
و یرلیغی که از پادشاه شنیده بودند دو کس آن یرلیغ را نگاه داشتند و یکی باواز بلند بر خواند
چنانچه مجموع خلائق شنیدند اما بزبان ختائی بود و مردم ما فهم نمیکردند و مضمون آن حکم این
بود که دهم این ماه سر سال بود و **شب چراغ** بود و مجموع بندیان و گناهکاران و آن[4] کسانیک*
باقی دیوان داشتند بخشیدیم مگر کسی که خون کرده بود و ایلچی تا سه سال به هیچ دیار نرود، و تو[5] نقل
۱۵ احکام بهر دیار فرستادند، چون[6] آن حکم خوانده شد بجهت تعظیم حکم پادشاه (۴۰۵ ب) چتری (۴۰۵ ب)
آوردند و بر سر احکام داشتند و بر چوبی که آن چوب را در زر گرفته بودند و حلقه بران بود و طنابی
ابریشمین زرد بران حلقه، آن[7] حکم را ازان بالا فرو گذاشتند و چتر بر بالای آن فرو می آید، و

---

[1] اصل: سخنان، مطلع سجنین و سجین و سجینیان باختلاف نسخ [2] مطلع: زیادت از صد هزار،
[3] اصل: وبلند [4] اصل: انکسانیک [5] مطلع تدارد [6] اصل: حکم بود چون،
[7] اصل: حاکم، تصحیح از روی مطلع،

در پای کوشک مجموع سازها با دهل و دمامه میزدند در فرود آمدن[1] حکم ، و دو محفه مطلا آمده بود ،
چون آن حکم فرود آمد در یک محفه نهادند و یک محفه از پیش دوان روان شد و مجموع سازها همراه
او و خلائق بیرون آمدند ، از اردو آن حکم آوردند تا یدان یامی که ایلچیان بودند تا از انجا نقل احکام
بهر دیار فرستند ، امّا پادشاه چون از کوشک فرود آمد مجموع ایلچیان را طلب کرد و طوی داد تا
نیمروز ، چون طوی آخر شد هرکس بطرفی رفتند ،

در غرّه[2] ربیع الاول ایلچیان را طلب داشتند و پادشاه فرمود تا ده[3] شانقار حاضر کردند و
گفت شانقار بکسی نمیدهیم که اسپ خوب برای من (نه) آورده است و بکنایت و صریح ازین
نوع سخن گفت آخر ازین ده شانقار سه بسلطان شاه ایلچی مخدوم زاده عالمیان الغ بیگ
گورکان (١٤٠٦ع) وسه بسلطان احمد که ایلچی شاهزاده (٤٠٦ ع) بایسنغر بهادر خلد ملکه بود و سه دیگر
بشادی خواجه که ایلچی حضرت اعلی خلد الله تعالی ملکه و سلطانه بود فامّا شانقارانرا بجانور
داران خود سپرد ، روز دیگر ایلچیان را طلب کرد و گفت شانقارهای خود را نشان کنید ایشان
گفتند ما نشان کردیم ، پادشاه گفت لشکر من بسرحد ولایت می رود شما نیز یراق خود بکنید[4]
با لشکر من روی بولایت خود آرید ، گفتند هرچه پادشاه فرماید چنان کنیم بعد از ن [آن] اغداق
را که ایلچی امیرزاده سیورغتمیش نوّر الله مرقده ، بود گفت شانقار نیست که بتو دهیم [ ] واگر هم

---

[1] اصل: آمدند [2] یکم ربیع الاول ٨٢٤ هـ = ٦ مارچ ١٤٢١ء

[3] falcon ; properly gerfalcon رجوع کنید به حاشیه یول I. ccviii
که ازان مستفاد می شود که این جانور بر ساحل بحر منجمد شمالی یافته می شود و او را رؤسای ایلهای تاتاریه شمالیه
بخاقان چین بباج می فرستادند ، در هفت قلزم (بذیل سنقر) می گوید که آن "مرغیست شکاری از جنس چرغ گویند
بسیار زننده می باشد و پادشاهان پیوسته بدان شکار کنند" امّا شونقار را جنس چرغ (Hawk) گفتن درست نیست
رجوع کنید به فرهنگ شا (Shaw) که نام اصطلاحی این جانور را (Falco Hendersoni) نوشته است ،

می بود نمی دادم تا] همچنان که آن[۱] بار از شیراز او نوکر امیرزاده ابراهیم بهادر* باز ستاند [ند] از تو نیز نستانند، او در جواب گفت اگر پادشاه عنایت فرماید و شانقار بدهد کسی از من نتواند ستاند، پادشاه گفت تو اینجا باش تا شانقار برسد بتو دهیم و درین نزدیک دو شانقار میرسد آنرا بتو دهیم،

۵ در هشتم ربیع الاول سلطان شاه [و] بخشی ملک را طاب فرمود [و سنکشی فرمود[۲]] و سنکشی بزبان ختائی انعام باشد سلطان شاه را هشت بالش[۳] نقره و سه جامه پادشاهی یا استر[۴] و بیست و چهار قلغی[۵] و لولیل . . . . بیاده دو اسب یکی با زین و یکی بی زین، و صد چوبه تیر نی و بیست (۲۰۶ ب) و پنج کیبه[۶] سه پهلوی ختائی و پنج هزار چاو و بخشی ملک را نیز مثل (۲۰۶ آ)

(بقیه حاشیه ص۳۹) [۶] اصل: بکنند [۷] وفات امیرزاده در ۸۰۳ه و قصه متن در ۸۲۳ه واقع شد پس این تنبانه و حاشیه را حافظ ابرو هنگام تالیف این حصه کتاب در ۸۳۰ه افزوده است،

(حاشیه ص۴۰) [۱] اصل: باز از شیراز او، مطلع: آن کرت ازار دشیر نوکر میرزا سیورغتمش، قاتر میر "کرت" را "کره اسپ" نوشته است؛ [۲] در اکثر نسخ مطلع سنکش نوشته است (و در یک سنکس) اما در اصل بهر موضع یار در آخر نوشته است [۳] رجوع کنید به یول (۱: ۱۱۵) حاشیه ۲) برای معنی این لفظ، حاصلش این که بالش مقداریست از زر که بقول جوینی وزنش پنج صد مثقال است (خواه از سیم باشد و خواه از زر) و بقول وصاف بالش زرد و هزار دینار و بالش سیم دو صد دینار و بالش چاو ده دینار قیمت دارد، اما در مصنفات آت بعد قیمت بالش ازین ها متفاوت است، [۴] اصل: استرایاد، تصحیح از روی مطلع، [۵] مطلع (قاتر میر): قلعی لیک باسا، مطلع (کرانُث کالج): قلعی و لو و لنک و شاد، رجوع کنید به حاشیه ص۲۵ [۶] اصل: کیبر — پیکان پهن که بشکاری اندازند (بهار عجم) large head of a dart used in hunting; the dart which has such a head a large spear used in hunting. (لغات نوائیه)

مثل آن اما یک بالش نقره کمتر بود، و خاتون ایشا ترابی بالش نقره نیمهٔ آن قماشها فرمود، و در آن روز ایلچی اویس خان رسید با دویست و پنجاه نفر و او را بویا[1] تیمور آلکامی گفتند و پادشاه را دید و سر بر زمین نهاده و مجموع ایشان را جامه وارهای پادشاهی دادند و علفه معین کرد

و در یوم الاثنین ثالث[2] عشر [ربیع الاول] ایلچیان را طلب داشتند و پادشاه فرمود ۵
من بشکار میروم شانقاران خود را بگیرید[3] (؟)، نگاهدارید که اگر دیرتر بیایم شما معطل نشوید
و طعنهٔ چند زد که شانقاران خوب میبرید و اسپان بد می آرید، شانقارا نرا تسلیم ایلچیان
کردند و پادشاه بشکار رفت، بعد از آن پادشاهزاده از طرف یمتای[4] (؟) آمد و روز بار بجای
پادشاه می نشست، [و هژدهم ماه ایلچیان بدیدن او رفتند در طرف شرقی خانه پادشاه
بطریق پادشاه] نشسته بود و از چپ و راست همان رسم[5] بود و ایلچیان را هم چنانکه ۱۰
پیشتر شیرها نهادند و آش خوردند و متفرق شد،

در غره ربیع الاخر سجنان[6] خبر کردند که پادشاه از شکار می آید پیش واز می باید رفت،
رفتند و تا نماز پیشین در بیرون بودند اخر معلوم شد که روز دیگر می آید بوثاق باز گشتند
(۴۰۷ب) چون بیام رسیدند شانقار (۴۰۷ ا) کبود سلطان احمد، مرده بود، باز همان زمان سجنان[7]
آمدند و گفتند سوار شوید و امشب در بیرون باشید تا سحرگاه پادشاه را توانید دید، و باران[8] می ۱۵
بارید چون سوار شدند به در بام مولانا قاضی و جمعی با او ایستاده بودند بغایت ملول، از جهت

---

[1] مطلع (نسخهٔ کرائسٹ کالج) : بوتا، [2] ۱۳ ربیع الاول ۸۲۴ھ = ۱۸ مارچ ۱۴۲۱ء اما بحساب
وستنفلد این روز یوم الاثنین نه بود، بلکه چهارشنبه بود، [3] اصل : بکیرد [4] مطلع (نسخهٔ کرائسٹ کالج):
ولایت تمتای، گنج البحر بحوالهٔ ظفرنامه نوشته است که ز خان بالیغ تا به تمتای که از شهرهای معظم ختاست چهل منزل می گویند"
[5] اصل : رستم، تصحیح قیاسی ست، (جمله در مطلع این طور است : و اطراف همچنان بر آراسته، [6] اصل : سجستان،
[7] در اصل مثل سابق، [8] اصل : باران،

ملامت استفسار کردند، مخفی گفت که اسپی که حضرت[1] سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه وسلطانه
برای پادشاه فرستاده بود درشکار بران اسپ سوار شده وآن اسپ پادشاه را انداخته و
پاشی[2] متالم شده، وازین جهت غضب کرده وحکم شده که ایلچیان را بند کرده بشهرهای شرقی
ختای فرستند، اصحاب ازین خبر بغایت ملول شدند، دران حالت وقت سنت بود که
۵ سوار شدند تا نیم چاشت مقدار بیست مره[3] رفتند، اما از غلبه لشکریان که بشهر میرفتند گذر نبود،
القصه باردوی پادشاه که شب فرود آمده بودند رسیدند، مقدار پانصد قدم در پانصد قدم
دیواری که ده گز بلندی آن بود وچهار قدم عرض همدران شب که فرود آمده بودند برآورده،
ودیوار قالبی در ختای زود می سازند ودو دروازه گذاشته و ازپس دیوار که خاک (دیه) داشتند
خندقی شده وبر دروازها مردان کاری باسلاح (۲۰۷ ب) بازداشته وبرگرد خندق مردان (۲۰۷ آ)
۱۰ باسلاح تاره زبود، ودراندرون آن از اطلس زرد دوچتر مربع بچهار ستون که بلندی آن مقدار
بیست وپنج گز برپای کرده ودرگرد آن دیگر خیمها وسایه بانها همه زرد اطلس زرنشان کرده،
چون از سواد شهر بصحرا درآمدند پیدا بود، القصه چون مقدار پانصد قدم بدین موضع ماند مولانا
قاضی اصحاب را فرمود تا پیاده شوند وهم آنجا باشند تا پادشاه برسد وخود پیش رفت چون پیش
پادشاه رسید لیداجی وجان داجی که بزبان ختای یک را سرای لیدا ویکی حیکفو[4] میگفتند
۱۵ ایستاده بود وپادشاه در بحث گرفتن ایلچیان بود، بعد ازان لیداجی وجان داجی ومولانا قاضی
سر بر زمین نهاده ودرخواست کردند که اگر حضرت پادشاه ازینها رنجیده اینها راگناه نیست که

---

[1] یعنی شاه رخ [2] اما در سطور آینده پادشاه خود می گوید که " دست من درد می کند " (ص ۴۴)

[3] ۱۶ مره = ۱۶ فرسنگ شرعی (ص ۱۴) که باندازه یول تقریباً ۲½ میل بود ومسافتی که طی کردند کم از
پنج میل، اما بحسابی که او بحوالهٔ کلاویجو (Clavijo) درج کرده است می توان گفت که شش میل
رفتند [4] مطلع (قاترمیر): جیکفو (نسخهٔ کرائسٹ کالج) : خیکفو ،

اگر سلاطین ایشان اسپ خوب باید فرستاده اند ایشانرا چه اختیار، و بر بادشاه خود حکم نمی
توانند کرد که بیلاکی خوب باید فرستاد، و دیگر اگر مجموع اینها را پاره پاره کنند سلاطین ایشانرا
هیچ تفاوت نمی کند و اینجا نام بادشاه بیدنامی منتشر شود و[۵۱] در همه عالم که بعد دگویند[۵۲] چندین
(۱۴۰۸) سال غایب بادشاه ختای با ایلچیان (۱۴۰۸) بی رسمی کرد و ایشانرا حبس و سیاست فرمود،
بادشاه را از ایشان این سخن پسندیده آمد و مستحسن داشت و بخشید، و بعد ازان مولانا قاضی آمد
شاد و مژده رسانید که حق تعالی بفضل و کرم خود برین جمع مسلمانان غریب رحم کرد و بر کل
بادشاه پرتو مرحمتی انداخت،

بعد ازان شیرها آوردند که بادشاه فرستاده اما آن روز مجموع گوشت خوک با گوشت
گوسفند آمیخته بود مسلمانان ازان نخوردند، و بادشاه سوار شد، چون از در اردو بیرون
آمد بر اسپ بلند سیاه که چهار دست و پای او سفید بود و آن اسپ حضرت امیر و امیرزادهٔ ۱۴۰۹
اعظم مغیث الحق والدین الغبیک گورگان خلد الله تعالی ملکه فرستاده بود، قبائی[۵۳] زربفت
زر دیران اسپ انداخته بودند و بادشاه قبائی سرخ زربفت پوشیده و از اطلس سیاه غلافی
دوخته و ریش را در غلاف کرده، و هفت عدد محفه خورد سرپوشیده از عقب بادشاه بر گردن
گرفته می آوردند که در اندرون آن دخترانی بودند که با بادشاه (به) شکار رفته بودند و یک عدد محفه
۱۵ بزرگ مربع که هفتاد کس برداشته بودند از عقب ایشان و دو اختاجی از چپ و راست جلاوی[۵۴]
(۱۴۰۸ب) بادشاه گرفته هر دو جامهای (۱۴۰۸ب) زربفت پادشاهی پوشیده، که آن اسپ قدم را

---

۵۱ مطلع: وگویند، واصل حاتب بجای غایب که تصحیح قیاسی ست، ۵۲ مطلع: عبائی
۵۳ جلو عنان اسپ، نیز = in front of; before.
۵۴ مطلع: اسپ (بجای بادشاه)؛

یکایک آهسته بر میگرفت و مقدار یک تغمار[1] از دست راست و یکی از دست چپ از پادشاه
دور سواران صف زده که پیش[2] یکی قدم پیش و پس*، [و صفها چند انکه چشم کار می کرد، هر صفی از
دیگری بیست قدم دورتر] چنانکه از اردوی که سوار شدند تا در شهر چنین صف زده میرفتند و
درمیان پادشاه باده داجی و مولانا قاضی و لیداجی و جان داجی میرفت بعد ازان مولانا قاضی
۵ پیش ایلچیان آمد و گفت فرود آئید تا[3] پادشاه پیش رسد سر بنهید، چنان کردند و چون پادشاه
نزدیک [رسید فرمود که سوار شوید ایلچیان سوار شده] (با) پادشاه همراه بودند پادشاه بنیاد گله کرد با
شادی خواجه که بران اسپ که تو آورده سواری کردم در شکارگاه، و از غایت پیری و بی قوتی
افتاد، و مرا انداخت و از آن روز باز دست من درد میکند و کبود گشته و بسیار طلا انداختیم
تا پارهٔ درد وش ساکن شده است، بعد ازان شانقاری طلب کرد و یک کلنگ پرانید و
۱۰ شانقار را رها کرد، رسید و سه لکد زد و گرفت و بعد ازان پادشاه فرود آمد و صندلی آوردند
و در زیر پای او نهادند، و صندلی دیگر از برای نشست نهادند، بر صندلی نشست و سلطان
(۴۰۹ و) شاه را طلب کرد و آن شانقار بدو داد یک شانقاری دیگر طلب کرد و بسلطان احمد (۴۰۹ ا)
داد و شادی خواجه را هیچ نداد و سوار شد تا خرگوشی پیدا شد شانقاری بر دست داشت بر خرگوش
انداخت و دو سگ بر عقب خرگوش، از میان بیرون رفت تا بدانجا که چشم کار می کرد، باری
۱۵ بسلامت بیرون رفت، چون نزدیک شهر رسیدند خلایق بسیار از ختائی و غیره بیرون آمده بودند
فوج فوج از ختائیان بزبان ختائی دعای پادشاه میگفتند، بدین شان[4] و شوکت بشهر درون

---

[1] مطلع: تغمار، تخمار یعنی تیری آمده که پیکان نداشته باشد و بجای پیکان گرهی داشته باشد (هفت قلزم)، A dart having no point (stein gass) [2] مطلع: هیچکس یک قدم پیش و پس نمی نهاد [3] مطلع: چون، [4] اصل: وادن، تصحیح قیاسی سنت،

آمد و ایلچیان بوثاق شدند[1]،

یوم الاثنین* [رابع] ربیع الاخر سنه سبعین[2] آمد و ایلچیان را سوار کرده برد و گفت امروز
بادشاه سنکشی[3] میدهد، ایلچیان پیش رفتند و چون سلطانشاه و بخشی ملک (را) پیشتر سنکشی[4]
داده بود ایشان را (نه) طلبیدند، چون بادشاه بنشست شیرهای سنکشی[4] پیش بادشاه جمع
کردند بعد ازان بادشاه فرمود تا شیرها بگرفتند و بیک طرف بردند و امرا[5] را نیز* پیش شیرها فرستاد، ۵
(۹۰ب) چنانکه بادشاه ازبالای تخت میدید، اول سلطان احمد را طلب کردند (۹۰ب) و شیره سنکشی[6]
تسلیم او کردند و بعد از و غیاث الدین را و بعد از و امیرشادی خواجه را شیره پیش نهادند و دیگر
کوکچه و دیگر ارغداق[7] و بعد ازان اردون و دیگر تاج الدین بدخشی را، و تفصیل هر شیره،
آنچه شیرهٔ شادی خواجه بود ده بالش نقره و سی اطلس و هفتاد پارچه[8] دیگر قلقی[9] (کذا)
و ترقو و لووشا کیکی و پنجهزار چاو (و) خاتون او را چاو و بالش نقره نبود، ۱۰
امّا ثلث قماش بود،
و سلطان احمد و کوکچه و ارغداق را هر سه هر یک هشت بالش نقره و شانزده اطلس
و باقی قماش از قلقی (کذا) و ترقوا (کذا) و لووشا مجموع نود (و) چهار و صله مع

---

[1] در اصل بعدش افزوده: و چون سلطان شاه، که غالباً سهواً نوشته است نظر بسطور بعد،
[2] در مطلع ندارد، بحساب وستنفلد بروز ۴ ربیع الآخر چهارشنبه بود، [3] اصل: سبعین،
[4] اصل: سیکشی [5] اصل: امیرزا نیز، مطلع: امرا راهم [6] اصل: میکشی [7] اصل: ارغداق
[8] پارچه بقول فاترمیر a robe, stuff, cloth [9] مطلع دقلعی — بظاهر قلقی وغیره
همه انواع قماش است چنانکه قرینهٔ عبارت اینجا و در سطور آینده بران دال است و نیز از شمول
ترقو: و سادرین باظاهر می‌شود و ترقو بقول صاحب هفت قلزم نوعی از بافتهٔ ابریشمی سرخ رنگ است
و سارا هم او نوعی از قماش نوشته است ؛

خواتین (و) هر یک هزار[1] و هزار چاو*،

و غیاث الدین واردون و تاج الدین بدخشی را هر یک هفت بالش نقره و شانزده

اطلس و ترقو و لو و شاو پیکی مجموع هر یک را هفتاد و هفت وصله و دو هزار چاو،

ایلچیان سنکشها[2] بادشاه ستانده* بوثاقهای خود رفتند،

۵ و درین اثنا یکی از خواتین پادشاه که محبوبهٔ او بود درگذشت و سبب آن تعزیه دیگر پادشاه

رائمی توانست دید و آن را اظهار نکردند تا ساختگی ها دی) (۱۰۱۴۱) تعزیت تمام شد، بعد از (۱۰۱۴۱)

چند روز در بیستم[3] جمادی الاول گفتند که حرم پادشاه گذشته است و او را فردا دفن خواهند کرد،

درین شب ناگاه از قضای الهی از آسمان آتشی از اثر برق که بر سر آن کوشک پادشاه که

نوساخته بودند رسید و آن آتش دران افتاد و چنان درگرفت که گوییا صد هزار مشعله است که روغن[4]

۱۰ و فتیله درگرفته است، و این عمارت که اول آتش دروی افتاد بارگاهی بود هشتاد گز طول و

[سی گز] عرض و استوانها از زرد و حل[5] بکار برده و روغن وار، که در آغوش سه مرد نمی گنجید،

چنانکه مجموع شهر از روشنائی آتش روشن گشت و از انجا سرایت کرد بکوشکی که بیست گز ازان

دورتر بود، و از[6] عقب آن بارگاه کوشک حرم بود و ازان بسیار بتکلف تر، آن نیز بسوخت،

و برگرد آن کوشکها و خانها بود هر یک خزانهٔ آتش دران افتاد و قریب دویست و پنجاه خانه

۱۵ بسوخت و بسیاری مرد و زن بسوختند و تا روز شد هم چنان می سوخت و آنروز تا نماز دیگر

چند انچه سعی کردند آن آتش تسکین نمی یافت، اما پادشاه با امرا از انجا بیرون رفته (۱۰۱۴ ب) بود و (۱۰۱۴ ب)

ملتفت آن آتش نشد که آنروز از روزها دی)، نیک درکیش کافری خود میداشتند، فاما ازین

غصه در بتخانه رفت و بسیار تفرع کرد که [خدای آسمان بر من غضب کرد و] تختگاه من بسوخت

---

[1] مطلع: سا [2] اصل: سیکشها بوند [3] مطلع: هشتم [4] اصل: روغن روغن

[5] یعنی زر حل چنانچه در لفظ حل کاری [6] مطلع: در،

و من هیچ کار بد نکردم پدر و مادر را نیازرده ام و ظلمی نکرده ام و ازین غصه بیمار شد و بدین سبب
معلوم نشد که آن مرده را بچه نوع دفن کردند و چون بخاک بردند، اما بسیار آرایش کرده بودند،
از جمله بسیار علمها و چوگانها از کاغذ رنگین ساخته و نقاشی کرده بود[1]ند و تختی از کاغذ
مقوّی مقدار ده گز و بران تخت صورت آدمیان از کاغذ و صورت اسپان و اشتران بزرگی،
اسپ و اشتر مجموع ملوّن مویهای دروغی[2] و زین و لجام وغیره، و یک دو هزار شیره پر نعمت ۵
الوان و عرقی (عرق؟) و اسپان خاصهٔ آن زن بر آن که (دکه) دخمه[3] بود گذاشتند که بسر خود میچرید
که هرگز دیگر ایشانرا نمی گیرند، و دران دخمه بسیاری از دختران و خواجه سرایان که نزدیک بودند
مجموع درانجا غارها کنده بودند و علفهٔ ایشان پنج ساله[4] در پیش ایشان نهاده که هم آنجا باشد
(۱۸۱ ا) تا وقتی که علفه تمام شود ایشان نیز (۱۸۱ ا) هم آنجا بمیرند، با وجود این[5] همه ترتیبات* بواسطهٔ
آن آتش معلوم نشد که او را چون بردند، ۱۰

و خستگی بادشاه زیادت شد و پسرش به بارگاه می آمد و می نشست، و ایلچیانرا اجازت
رفتن شد و ایشانرا هنوز ساختگی مرتب نشده بود، آن مقدار که بعد از اجازه در آن شهر بودند
ایشان را علوفه ندادند،

در منتصف[6] جمادی الاوّل ایلچیان از **خان بالق** بیرون آمده داجیان با ایشان همراه
کردند و همچنان که در رفتن بهر یام (دکه) میرسیدند همه چیز[7] و اولاغ و عرابه می گرفتند و در شهرها ۱۵

---

[1] اصل: از جمله (که غالباً از سطر بالا مکرّر شده است)، [2] اصل: و دروعی [3] دخمه بمعنی صندوق موتی آمده و گورخانهٔ گبران را نیز گویند که گنبدی بر سر آن باشد، و سردابه را نیز گفته اند که مردگان را دران گذارند (هفت قلزم)، [4] در مطلع افزوده: بل زیاده، [5] اصل: این همه تربیات، مطلع: این آیین، تصحیح قیاسی ست، [6] ۱۵ جمادی الاولی ۸۲۴ھ = ۱۸ مئی ۱۴۲۱ء [7] اصل: خیر، مطلع: چیز،

و قصبها ایشانرا طوی میدادند،

در غرهٔ[1] رجب بشهر پینگان[2] رسیدند مجموع حکام و اکابران شهر تعظیم ایلچیان و داجیان کردند و باستقبال بیرون آمدند و بسیار شهر خوش و بقاعده بود که آنجا بارهای مردم میکشادند و میدیدند که در بارها چه چیز است و هرچه حکم بود که (از) ختای بیرون نبرند مثل چاو[3] (چاوها)، امّا ایلچیان حکم حاصل کرده بودند که بار ایشان نکاوند، روز دیگر ایلچیان را طوی بعظمت دادند و تکلّف بسیار کردند، (از) انجا روز بروز کوچ میکردند تا پنجم[4] شعبان بقراموران رسیدند و ازانجا بقرار هر روز بیامی (۱۱۴ ب) و هر هفته و کمتر بشهری میرسیدند و طوی میخوردند، تا بیست[5] و سیم شعبان بشهر قمجو که چهار پایان و نوکران در وقت رفتن سپرده بودند رسیدند و کسان خود با هرچه گذاشته بودند همه بسلامت یافتند فامّا خبرهای یاغی گری بود، اطراف مغولستان و راه تا ایمن نشان میدادند بدان سبب آنجا توقف کردند تا دو ما(ه) و نیم نزدیک، و در هفتم[6] (۱۱۴ آ) ذی القعد(ه)، از قمجو کوچ کردند و در هفدهم[7] بسکجو رسیدند و آنجا خبر راه بدیشان می دادند چند روز در آنجا توقف کردند، ایلچیان شیراز و اصفهان آنجا رسیدند پهلوان جمال الدین از اصفهان ایلچی امیرزاده اعظم امیرزاده[8] رستم، و امیر حسن از شیراز ایلچی امیرزاده اعظم ابراهیم سلطان بهادر، و بیش از حد صفت تا ایمنی راه کردند و ایشان گریخته بی راهه بر کوهها زده

---

[1] ۲۰ جولائی ۱۴۲۱ء [2] اصل: سکان، مطلع (نسخهٔ قاترمیر): بیکان، (نسخهٔ کرائسٹ کالج و در یک نسخهٔ دیگر): نیکان، بقول یول (ا ccxi) این شهر غالباً Ping yangfu (واقعه صوبه شانسی) است که در قدیم الایام دار السلطنت چین بوده است، و ازین روی در متن پینگان نوشته شد که فی الجمله با بعض نسخ مطلع مطابقت دارد [3] مطلع: چاو و غیر آن، [4] ۵ اگست ۱۴۲۱ء [5] ۲۳ اگست ۱۴۲۱ء، در مطلع ۲۴ شعبان وارد بجای ۲۳ شعبان [6] ۴ نومبر ۱۴۲۱ء [7] ۱۴ نومبر [8] برادرزاده شاهرخ سلطان که والی اصفهان بود، رجوع کنید به شجرهٔ نسب آل تیمور در ابتدای این حواشی،

بوده‌اند و رسیده، و بدین سبب در سکجو مدتی دیگر مقام کردند، تا منتصف[51] محرم الحرام
سنه [خمس و] عشرین و ثمانمایه از سکجو کوچ کردند، و چون بقراول رسیدند
اهل قلعه گفتند که قاعده اهل ختای آنست که هم چنانکه در وقت آمدن اسماء[52] مردم
شمار را * نبشته اند در وقت بیرون (۴۱۲ ا) رفتن نیز همان دفتر پیش آرند و احتیاط
کنند و اگر نه پادشاه برما غضب کند، فی الجمله نبشتند * و در جمعه نوزدهم[54] شعبان ۵
سنه ثلث عشرین از قراول ختای گذشته بدان ولایت در رفته بودند و در جمعه
پانزدهم[55] (نوزدهم ؟) محرم سنه خمس و عشرین و ثمانمایه از قراول ختای بیرون
آمدند و از ترس یاغی گری راه چول اختیار کردند، و در ثامن[56] ربیع الاول از چول گذشته
بسبب آنکه از ختن متوهم بودند چند روز دران صحاری بودند تا در دهم[57] جمادی الاول
سنه المذکور به ختن رسیدند، و از آنجا کوچ کرده در سادس رجب به کاشغر فرود ۱۰
آمدند، و در حادی عشرین رجب از عقبهٔ اندکان گذشتند، و ازان منزل بعضی براه

---

[51] ۱۵- محرم ۸۲۵ھ = ۹ر جنوری ۱۴۲۲ء، [52] مطلع: شماره و علیه مردم را، [53] مطلع: القصة احتیاط کرده [54] ۲۹ر اگست ۱۴۲۰ء، مگر بحساب وستنفلد این روز پنجشنبه بود نه جمعه، وهمین طور ۱۵ر محرم نیز جمعه نبود بلکه پنجشنبه بود، اما چنانکه معلوم است در حسابات وستنفلد که درج کتاب (Vergleichung Tabellen.) است فرق یک روز اکثر پیدا می‌شود، [55] مطلع (نسخهٔ قاتر میر) نوزدهم محرم (نسخهٔ کرائسٹ کالج و نسخهٔ دیگر): هژدهم ربیع الاول، بهر حال ۱۵- محرم درست نیست ازان روی که در سطور گذشته گفته است که منتصف محرم از سکجو کوچ کردند و قراول از سکجو بظاهر سه روزه راه بود (چنانکه از بیانات مصنف درک به ص ۸ بعد) بالواسطه می‌توان اخذ کرد)، [56] مطلع هجدهم، ۸ر ربیع الاول ۸۲۵ھ = ۲ر مارچ ۱۴۲۲ء
[57] مطلع: نهم جمادی الاخری، ۱۰ر جمادی الاولی ۸۲۵ھ - ۲ر مئی ۱۴۲۲ء (بقیه حاشیه بر صفحه ۵۰)

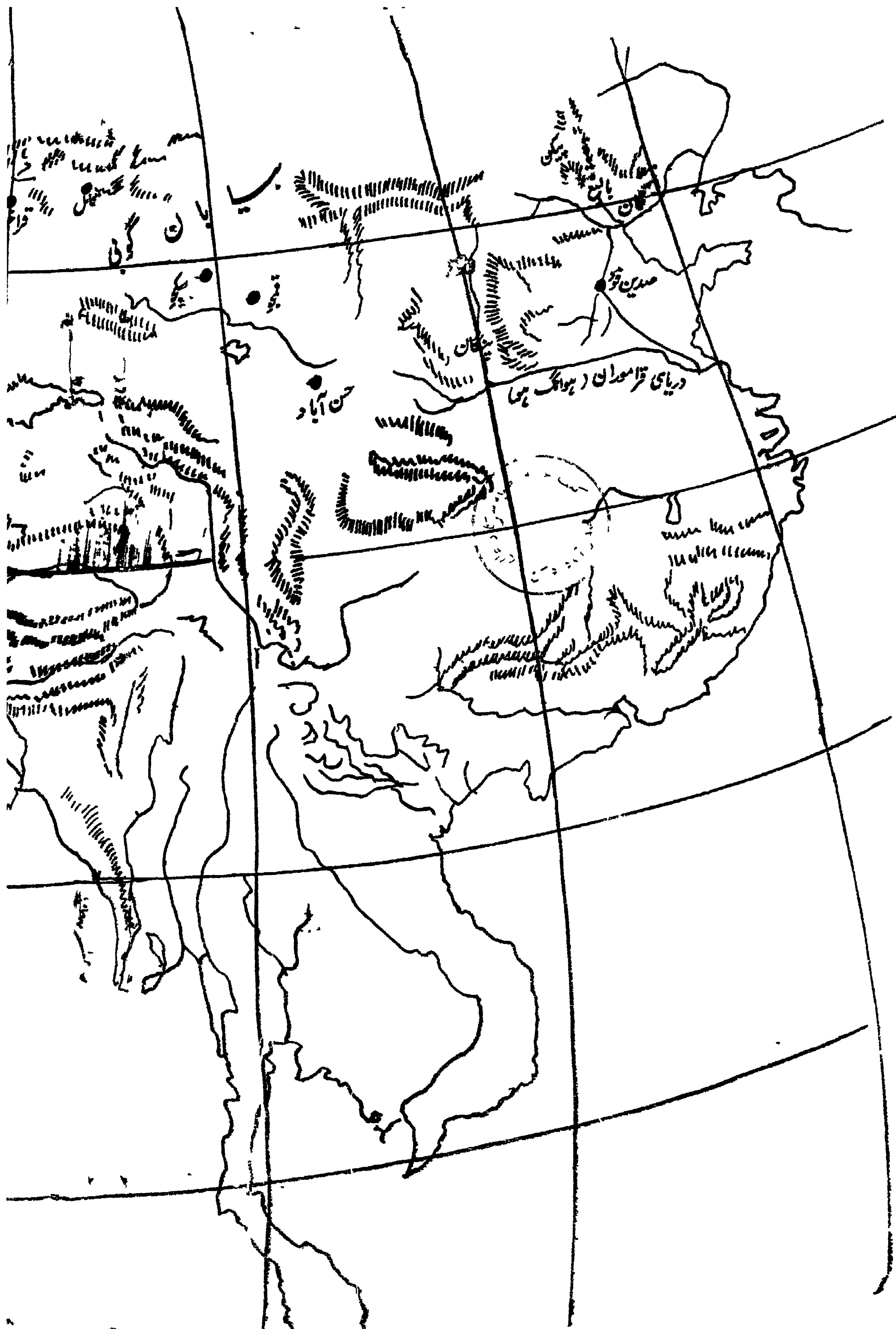
سمرقند رفتند و بعضی[1] براه قراتگین[2] و بدخشان، در بیست و یکم شعبان بحصار[3] شادمان رسیدند و در غره رمضان المبارک[4] به بلخ آمد و از انجا در عاشر رمضان المبارک سنه خمس و عشرین و ثمانمایه بدار السلطنت هراة صانها الله تعالیٰ عن الآفات والبلیات فرود آمدند و باستان بوس حضرت سلطنت شعاری رسیدند بمنّه و کرمه،

(بقیه حاشیه ص۴۹) ۸ه ۶ رجب ۸۲۵ه = ۲۶ جون ۱۴۲۲ء ، ۹ه ۱۱ جولائی ،

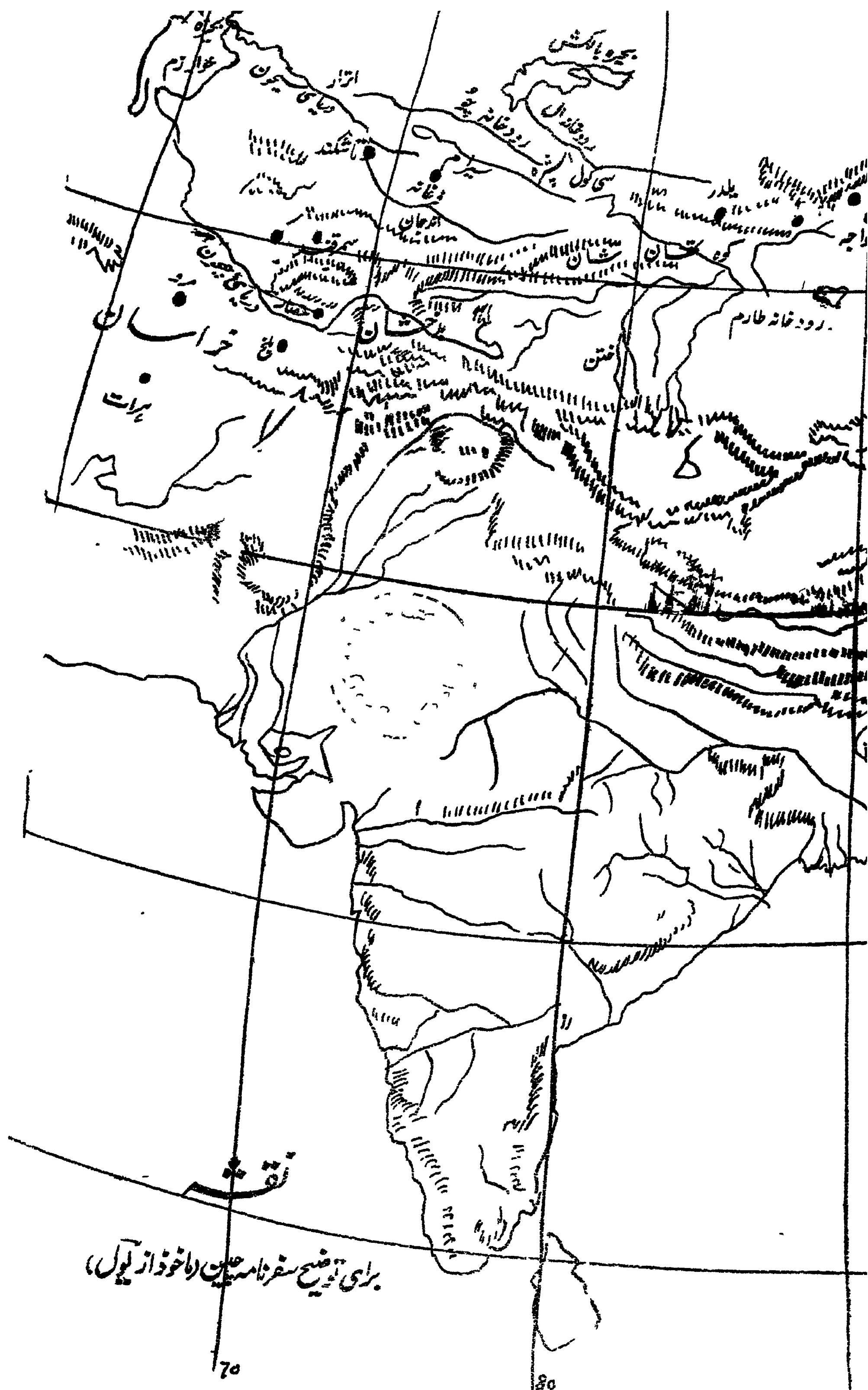
۱۰ه یعنی براه تنگ دهان (یول)، اندکان همان اوش است ، ۱۱ه کذا در مطلع، اما صاحب حبیب السیر می گوید که ایلچیان میرزا الغ بیگ راه سمرقند پیش گرفته ،

(حاشیه ص۵۰) ۱ه از کاشغر براه تاش بالیغ و وخش تا حصار شادمان راه بالنسبه بسیار قریب بود، ایلچیان را وجهی موجه بوده باشد که راه دور اختیار نمودند (یول) رجوع کنید به نقشهٔ هندوکش و بلاد متصله در جلد دوم کتاب یول ۲ه اصل: فراتکس ، ۳ه اصل: بخلبار ۴ه اصل: غره المبارک ،

فهرست مطالب سفرنامه



بیابان گوبی
حسن آباد
دریای قراموران (هوانگ هو)



نقشه

برای توضیح سفرنامهٔ هیتن (مأخوذ از یول)

خصوصیات سفرنامۂ چین

دیباچہ میں ذکر آچکا ہے کہ بقول حافظ ابرو اسنے خواجہ غیاث الدین نقاش کے روزنامچہ کا مضمون مفصّل بیان کیا ہے۔ تاہم گمان غالب ہے کہ مولف مذکور نے خواجہ کے بیانات میں کوئی زیادہ تصرف نہیں کیا۔ سفرنامہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مصنّف نے واقعات اور مشاہدات کو اسطرح بیان کیا ہے۔ کہ ان کی تصویر کھینچ دی ہے۔ سفرنامہ کو پڑھتے ہوئے ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ گویا خواجہ نقاش کاغذ اور قلم دوات لیکر ہمارے سامنے یادداشتیں لکھ رہا ہے۔ جن کو وہ بعد میں مربوط کر کے [illegible] مرتب کرے گا۔ اسکے علاوہ بیان کی سادگی اور تکلفات سے [illegible] سی بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ مصنّف کوئی انشا پرداز نہیں ہے[2]۔ یہی سفرنامہ جب صاحب مطلع السعدین اپنی کتاب میں درج کرتا ہے تو اسکی عبارت کو انشا پردازی کے رنگ میں جابجا رنگتا اور اس میں

---

[1] اس کے ثبوت کے لئے من جملہ اور باتوں کے ان فہرستوں کو دیکھیے جو خواجہ نے اپنے سفرنامہ میں جابجا درج کی ہیں یعنی جانوروں کی فہرست جو اسنے بادشاہی محل کے صحن میں دیکھے ص ۳۲ پر، چینی سپاہیوں کے اسلحہ کی فہرست ص ۲۲ و ۳۶ بیعد پر، کھانوں کی فہرست ص ۱۰ پر، چینیوں کے آلات موسیقی کی فہرست ص ۱۰ و ۳۱ فرنیچر اور سامان خورش کی فہرست جو ایلچیوں کو یام خانہ خان بالق میں بہم پہنچائے گئے (ص ۲۷)، علاوہ ان فہرستوں کے ص ۶ بیعد اور ۱۹ بیعد پر بتخانہ قمجو اور صدین فوکا اور ص ۱۷ پر چرخ فلک کا بیان اور خان بالق کا حال مندرجہ بالا بیان کی تائید کرتا ہے،

[2] صاحب حبیب السیر نے مطلع السعدین سے یہ سفرنامہ لیا ہے اور شروع میں یہ لکھا ہے کہ خواجہ غیاث الدین نقاش زیور فضل و ہنر سے بے بہرہ نہ تھا۔ یہ بات مطلع السعدین میں نظر نہیں پڑی۔ غلام محی الدین مصنف گنج البحر نے (۱۲۲۲ھ میں) بظاہر حبیب السیر سے لیکر یہ سفرنامہ درج کیا ہے اور شروع میں لکھا ہے: غیاث الدین نقاش..... .. کہ جوانی بود در ہمہ فن مستعد،

متکلفانہ تبدیلیاں کرتا ہوا چلا جاتا ہے۔

بہرحال اس سفرنامہ میں بعض خصایص نحوی و رسم خطی و لغوی ایسے موجود ہیں جو قابل ذکر ہیں۔ انکو صفحات آیندہ پر بہ تفصیل درج کیا جاتا ہے۔ لیکن ان خصائص کے درج کرنے سے پہلے دو ایک اور باتوں کی طرف توجہ دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو زبدۃ التواریخ اور مطلع السعدین کے مقابلہ سے معلوم ہوتی ہیں، مجموعی طور پر اس سفرنامہ کے متعلق دونو مصنفوں کے بیانات معنوی اور لفظی مطابقت رکھتے ہیں۔ مگر صاحب مطلع السعدین نے چند مقامات پر [illegible] میں حذف کردی ہیں۔ اور بعض باتیں بڑھادی ہیں۔ اہم باتیں جو مطلع السعدین [illegible] نہیں ہیں یہ ہیں :—

(۱) انواع عقوبات جو چین میں مجرموں کو [illegible] اس رسالہ کے ص ۴۳/۲ تا ۴۴/۷ پر درج ہوئی ہیں، صاحب مطلع نے صراحۃً کہا ہے کہ اس نے دانستہ اس بیان کو قبح مضمون کی وجہ سے حذف کردیا ہے (دیکھو قاترمیر ص ۳۲۹)،

(۲) ۴۴/۱۳ تا ۴۵/۵ کا مضمون جس میں نقاش نے لکھا ہے کہ سردی کی شدت کی وجہ سے بہت سے آدمی مرگئے۔

(۳) ۴۷/۲ تا ۴۷/۶ کا مضمون جسکا حاصل یہ ہے کہ چین میں ذی عزت لوگوں کے مردوں کو کن رسوم کے ساتھ دفن کیا جاتا ہے۔

جو باتیں صاحب مطلع نے بڑھائی ہیں۔ ان میں سے قابل ذکر یہ ہیں :—

(۱) میرزا بایسنغر نے غیاث الدین کو تاکیداً کہا کہ تمام سفر کا روزنامچہ ساتھ ساتھ لکھتا رہے (قاترمیر ص ۳۰۸)

(۲) ۱۲ شعبان کو بیابان میں ایلچیوں نے شتر و گاو فطاس دیکھا (قاترمیر ص ۳۱۰، اس رسالہ کا ص ۸ حاشیہ ۲)

(۳ و ۴) وہ عبارت جو اس رسالہ کے ص ۲۸ کے حاشیہ ۳ اور ص ۴۴ س ۲ اور

ص ۱۸ حاشیہ ۵ میں درج ہے۔

(۵) وہ عبارت جو ۴۴/۹ (تا دردش ساکن شد) کے مضمون کے بعد شادی خواجہ کے جواب کے طور پر مطلع میں درج ہے (قاآتر میر ص ۳۳۶ سطر ۱۹)، یہ عبارت مطلع کے بعض نسخوں میں موجود نہیں ہے۔

بہرحال ان زیادات سے گمان ہوتا ہے کہ صاحب مطلع کے سامنے غالباً نقاش کا اصلی سفرنامہ بھی تھا یعنی وہی اصل جس کا محصّل حافظ ابرو نے درج کتاب کیا ہے۔ گو اس بارے میں کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے کہ ہمارے سامنے زبدۃ التواریخ کا صرف ایک ہی نسخہ ہے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ مذکورہ بالا محذوفات صرف اسی نسخہ موجودہ میں نہیں ہیں۔ یا سب نسخوں میں نہ تھیں۔

اس سلسلے میں ان دو مقامات کا ذکر بھی کر دینا چاہیئے جن میں حافظ ابرو نے یقینی طور پر اپنی طرف سے عبارتیں لکھی ہیں یا روزنامچہ نقاش میں تصرف کیا ہے علاوہ سفرنامہ کی ابتدائی سطور کے اس مؤلف نے ص ۳۴ س ۱۶ پر لکھا ہے: در روز بیست وسیم محرم مذکور نبشتہ بود الخ جس سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ وہ نقاش کا روزنامچہ نقل کر رہا ہے۔ پھر ص ۳۹ س ۱۴ پہ اس نے سیورغتمش کے ساتھ نوّر اللہ مرقدہ لکھا ہے جو نقاش نہ لکھ سکتا تھا۔ اس لئے کہ نقاش نے سفرنامہ کا یہ حصہ ۸۲۴ھ میں لکھا ہوگا حالانکہ سیورغتمش ۸۳۰ھ میں مرا جو زبدۃ التواریخ کی تالیف کا زمانہ ہے۔

اب ہم ان خصائص سفرنامہ کو درج کرتے ہیں۔ جن کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا تھا۔

خصوصیاتِ نحوی

(۱) استعمال ہرکس و ہریک با فعل جمع، چون ہرکس ازان نمی گذرند (۲۲/۴)، ہرکس چنان ... شمع و چراغ افروختہ بودند کہ ... (۵۴/۱۱)، ہرکس بوثاق خود رفتند (۳۴/۱۲)، ہرکس بطرفی رفتند (۹۳/۵)، ہریک در دست سلاحی داشتند (۲۲/۳)،

(۲) فعل معطوف علیہ غائب جمع کے بعد فعل معطوف کو مفرد غایب لاتا مثلاً بیلاکاتی ...... رسانیدند و حکایات .... تقریر کرد (۵/۲)، کوچ کردند و چہار پنج فرسنگ می راند (۲۱/۳)، برگردن او بستند ... و آن گناہگار را روانۂ خان بالق کرد (۵۴/۱)، طویہا دادند و ترتیب ہا کرد (۳۲/۶)، بکارد ببریدند و پوست سرش .... از سرش در ربود (۳۲/۴)، اسپان پای برایشان می نہادند و می گذشت (۳۵/۱)،

(۳) فعل معطوف علیہ و فعل معطوف کا اختلاف صورتہای ذیل میں: مثل سگ کہ .... مردہ باشد و در کوچہ زیر پای آوردند (بجای آورند) (۳۵/۳)،

اگر یک سالہ راہ است ہیچ جا نمی تواند بود تا آنجا رسید (بجای رسد) (۳۵/۳)، و راہی کشتند و در حبس نگاہ می دارند (بجای می داشتند) (۴۳/۱۲)، آن پارۂ آہک برآن سر ... ریختند و بعد ازان بر دار می بندند (۳۴/۵)، عرابہ آوردند و آن مروارید ہا را بار کردند و بیرون شہر مغاکی است آنجا می اندازند (۴۳/۶)،

(۴) گرفتن کیساتھ آغاز فعل کو ظاہر کرتا مثلاً در اسون آوردن گرفتند (۳۱/۱)، = لانے لگے، رقص کردن گرفتند (۴۳/۴)، جدا جدا کردن گرفتند (۴۳/۵)، موشک ... دویدن گرفت (۷۳/۱)، قریباً اسی طرح بنیاد کردن کا استعمال مثلاً بنیاد ساز زدن می کنند (۴۰/۳)، بنیاد بریدن می کنند (۴۴/۲)، بنیاد گلہ کرد (۴۴/۶)،

(۵) توان کے ساتھ مصدر کا استعمال بجای ماضی کے مثلاً آن زمان بیرون

نمی توان آمدن (۶/۲۸)

(۶) را کو کہیں زاید لانا کہیں حذف کرنا مثلاً آن زمان را = آن زمان (۱۲/۲۱)، مگر ایلچیان پیش بروند = ایلچیان را (۱/۲۶)

(۷) ضمیر مفرد کو اسم جمع کی طرف راجع کرنا مثلاً مردم حیران می شد (۶/۲۰)، واجبان نیز دید که ایلچیان او آمده بود (۵/۲۶)، اسی ذیل میں ہے یہ جملہ :
کار ایشان آن است که خبری رسید بکیدی قوی دیگر رسانید (۱۳/۱۴)،

(۸) آن کا عجیب استعمال مثلاً آن ہفت چتر پادشاہ آن در چرخ می آید با آن خوردنی روان می شود ..... و آن آش با داسون الخ (۴/۲۰)، ہفت چتر آن ہر یک از رنگی (۱۵/۲۹)، ازان بالا فرو گذارند (۱۷/۲۸)

خصوصیّات رسم خط

جس نسخہ پر یہ متن مبنی کیا گیا ہے - اس میں بعض خصایص رسم خط ہیں جو درج ذیل ہیں :-

سبار = سه بار (۶/۱۶)، جب = چوب (۴/۱۹)، دروغی = دروغی (۵/۱۷)، برخواست = برخاست (۱/۳۲)، خارتر = خوارتر (۴/۳۵)،
بر بالای از کرسی .... و عمارت بر بالای (۲/۲۲) از بالای بگذشتند = بالا (۳/۱۹) بالای کشتیهای = بالای کشتی ها (۲/۱۹)، دیوارها شهر = دیوارهای شهر (۶/۲۱)، صندلیها دیگر ...
اضافت کی بجاے بعض اوقات یا لکھی ہے مثلاً قولی پادشاہ = قولِ پادشاہ (۷/۳۵)
جلادی پادشاہ = جلاد پادشا، (۱۵/۴۳)، (نیز دیکھو ابن البلخی ۱۰/۹۷)

خصوصیات لغوی

[تنبیه ۱۱/۲۶ = صفحه ۲۶ سطر ۱۱، و همین طور در هر موضع عدد پائین شمارهٔ صفحه و عدد بالا شمارهٔ سطر را ظاهر می کند]

آش = طعام — ۱۱/۲۶، ۲/۳۰،

آشام (ترکی) = طبقه، step, stage — ۳/۲۰ بعد

آورد = ارد (ترکی) ۹ — ۳/۱۳ Part posterior of a thing (لغات نوائیه)

احتیاط کردن = verify, check — ۴/۴۹ همان دفتر پیش آرند و احتیاط کنند

اختاجی (ترکی) a groom — ۱۵/۴۳

اردو = ۱) محل شاهی — ۱۰/۲۱، ۷/۳۵ اردوی نو، ۱۰/۳۵ یار دوی برند و آن عمارتی عالی بود،

۲) royal camp ۶/۴۲، ۹/۴۳

استعداد = ساختگی، سامان — ۱۴/۱۱ جمع استعدادات — ۶/۳۰

افرود = فرود — ۵/۴۴،

بادبیزن خطائی Chinese hand fan ۱/۲۳، ۲/۲۶، ۷/۴۷ در مطلع بادزنهٔ خطائی را دارو رک به [illegible]

باسمه زده. stuff on which a design is printed — ۱۲/۳۰

بالش رک به حاشیه ۳ ص ۴۰ معلوم نیست که این لفظ به لفظ مخدّه چه علاقه دارد که مذکور است بذیل وفود ابی سفیان الی کسری در العقد الفرید (ج ۱ ص ۱۰۶ طبع ۱۳۲۱ھ) این طور: فالقی الی مخدة کانت عنده . . . . حتی وقعت الی خازن له فاخذها و اعطانی ثمانمائة اناء من فضة و ذهب . . . . کانت وظیفة المخدة الفا الا ان الخازن اقتطع منها مأتین،

بچنانچه = چنانچه، — ۱۱/۱۱

بچوره (؟)، - قسمی از چوب ۱۳/۱۲، (مخوره ؟ ۶/۲۱)

برداشتن (مجلس) بظاهر = طول کشیدن - ۶/۳۱ این مجلس تا آخر نماز پیشین برداشت

بری گوییا بمعنی بالا است ۳/۷ دو انگشت بری رخ می‌ بست = دو انگشت بالا

بسر خود رک به سر خود

بلشک رک به حاشیه ۶ ص ۲۳،

بنیاد کردن کاری = آغاز کردنش ۳/۴ بنیاد ساز زدن می کنند ۲/۴۴ بنیاد بر بدین می کنند، نیز رک به نگارستان طبع بمبئی ۱۸۲۹ء ص ۷، س ۱۶: بنیاد نماز کرد و به ص ۲۳۶ سطر آخر: بنیاد نقاره زدن کردند

پلنگ رنگ کردار یعنی مثل رنگ پلنگ که دران نقطها از رنگ دیگر باشد، ۱۰/۳۴ (این ترکیب را جوینی هم در جهانگشای ۲: ۱۴۰/۱۲ آورده است)

پنجره ۱۴/۲۹ — lattice; window

پوشیدن (۱) مسقف کردن — ۲/۱۳ برجی سرپوشیده، ۵/۱۳ ایشان پوشش عمارت مجموع خرپشته می سازند، ۶/۱۳ در مازندران بسفال بی رنگ می پوشند ختاییان بکاشی چینی پوشیده اند، ۵/۱۴ سر آن عمارت بمقرنس درآورده و چنان پوشیده که مردم در آن حیران می باشند، ۲/۲۳ صفه های سرپوشیده،

(۲) = to cover — ۶/۳۴ سرپوشی از آن جنس بروی می پوشند، ۱۳/۴۴ محفه خورد سرپوشیده،

(۳) = پوشانیدن — ۱/۳۱ خویشان و فرزندان ایشان را جامه پوشید،

پیشانی ۹/۴۸ در پیشانی آن = in front of it (مطلع دفاتر ص ۳۷۴) در پیشان راهین معنی آرد

پیشواز رفتن = استقبال کردن — ۱۲/۴۱

تعصب ۸/۱۵ پیکان بتعصب دوند run vigorously.

تغار = تغار رک به حاشیه ۱ ص ۴۴،

تفرج کردن = تماشا کردن - ۱۸/۵ نقاشان عالم می باید که تفرج آن (خانه) کنند -

تیر ۹/۷ نیمهٔ دو تیر (یا دو تیره) = دو چوبه

جامه = قبای پوشیدنی - ۵/۱۷ رک به Indian Book Painting (London 1926) P.35

جامه وار = نوعی از چیت، و پارچه با سمه زده، و بمعنی پارچه که لایق جامه باشد - ۱۸/۳ جامه وارهای پادشاهی

جلاو (۱) عنان اسپ — ۴۳/۱۵ دواختاجی از چپ و راست جلادی بادشاه گرفته،

(۲) پیش پیش - ۵/۶ یافویان تا بایم جلادی می دوند

جهت، بجهت کردن = طے کردن — ۴۴/۱۳ تا او بیاید و بجهت کنند

جوشان = boiling — ۴۳/۱۲، ۴۴/۱

جوشه (۹) ۲۹/۶

جینلق (یا جنبلق) (؟) — ۳۰/۱، حاشیه ۲ ص ۲۷

چاو = کاغذ زر - ۴۲/۱ (و دیگر مواضع) رک به حاشیه ۱ ص ۳۲،

چندانچه = چندانکه ۴۶/۱۵

چنگ شدن = شل و خمیده شدن — ۳۷/۵

حقه ۳۰/۳ در حقه بزرگ نهاده که پایها دارد in a large dish on pedestal

حقه بازی = شعبه بازی، بازی گری — ۲۳/۱۳

حل = زر حل - ۴۶/۱ دو از بینست جامهٔ حل کاری یعنی جامهٔ که از طلای محلول بران نقش کرده باشند بهار عجم)

حوالی = فضا، صحن — ۲۳/۲ گرد بر گرد آن حوالی خانها، ۳۶/۶ هر حوالی که بود سنگ فرش مقدار موئی کج نشده،

خشت فولاد رک به حاشیه ۲ ص ۲۳، در فرهنگ شاهنامه (تصحیح ترزنکان) خشت بمعنی نیزهٔ کوچک است که از ریسمان انداز زند،

خرابات = brothels - ۱۹/۵

خرپشته = ماهی پشت (سقف) — ۱۳/۵ (مثل اینست گاو پشت در خرگاه گاو پشت که کنایه از آسمان است)

خفتیدن = lying down ۳۱/۶ نیز رک به ۱۴/۱۶ ، ۱۷/۵

خلانیدن to stick in - ۳۱/۴ گلها و لالها . . . . در سر خلانیده

خوازه چوب بندی که بنّایان بجهت تعمیر عمارت بر و نشینند — ۲۱/۷ صد هزار چوب خوازه بسته بودند

داغ شدن = سوخته شدن — ۳۳/۱۶ سیخ آهن تافته فرو می برند تا آن سوراخها داغ شود

دخمه - گورستان نا مسلمانان ۱۴/۶

درافزین (درایزین) wooden or iron rail or fence or balustrade

دروغی = imitation — ۱۵/۶ مروارید دروغی ختائی ۱۴/۵ مویهای دروغی = false hair



دوشاخه چوبی که دو شاخ دارد و آن را بر گردن مجرمان گذارند ۲۴/۱۲ ، ۲۵/۱ ، ۳۵/۴ - رک به تصویر

دی بازان ۳۵/۳ از دی بازان سرما مروند بظاهر بمعنی هنگام شدت سرماست اما در لغات ذکری از و نیافتم البته دی بدین و دی بافرا در هفت قلزم می آرد و می گوید که دیبدین روز بست و سوم (و بقول بعض بست و هفتم) است از هر ماه شمسی و در دی دوسمبر ، درین روز مغان عید کنند ، و هم چنان دی بافر روز هشتم است از هر ماه و درین روز از ماه دی فارسیان عید

کنند، لفظ اول را ستائن گاس دی یا دین نوشته است،

راستان ۱۴/۵ شخصی براستان خفتیده = مستلقی شد،

روغن داده Varnished — ۲۹/۶ چوبها که درین عمارت بود مجموع ....
.... روغن داده (نیز روغن دار بر ۴۶/۱۱)

زده = بسته - ۱۵/۷ مویهای برمیان سر کرده زده (بر قیاس شیرازه زدن
و نعل زدن = بستن)

زرنشان = زرکار — ۲۳/۱۰، ۴۲/۱۱

زهرشکستن ۳۵/۱ آن شب زهر سرما شکسته بود (لازم) یعنی شدتش رو به انحطاط
نهاده، (در بهار عجم زهرشکستن را بمعنی مقاومت کردن نوشته است)

زیلوچه = پلاس و گلیم کوچک و شطرنجی خورد (هفت قلزم) — ۴۷/۴

ساختگی = سامان (= استعداد ۱۱/۱۴) — ۹/۱، ۴۶/۶، ۴۷/۱۲ (رک به جهانگشای جوینی ۲: ۱۵۱/۱۲)

سرخود ۱۷/۹ هر خانه بسرخود بتخانه بود = بجای خود، ۴۷/۶ اسپان بسرخود می چریده
باستقلال خود (رک به بهار عجم)

سرمه = نوعی از شراب متعارف ترکستان (بهار عجم) — ۸/۱۰

سطاره = سطرکش، مسطر — ۹/۱۴، ۱۲/۱۰

سه پایه = a tripod — ۱۰/۸ طبلی .... برسر سه پایه نهاده

سرای = محل پادشاهی — ۴۲/۴، ۳۶/۶ (بسیار مکرر)

شانقار رک به حاشیه ۳ ص ۳۹،

شاه بلوط = edible fruit of chest nut ۱۱/۶

شیره = خوانچه پایه دار — ۸/۷ (بسیار مکرر)

صندلی = تخت، کرسی، bench — ۱۰/۱، ۲۹/۱ بعد، (بسیار مکرر)

طاقیه نوعی از کلاه که بصورت طاق سازند (بهار عجم) cotton under-cap (ہاوا) — ۳۵/۶ رک به دوزی: پیلیان

طناب = cord — ۳۰/۶، ۳۸/۱۶

طنبک = تنبک که دهلی است دم دراز که از چوب و سفال سازند و بازیگران در زیر بغل گرفته بنوازند (برہان) ۹/۴

طنبی = ۲۲/۱، ۲۸/۹، ۲۹/۱۴ — رک به حاشیه ۳ ص ۲۲، عرقی = نوعی از مسکرات — ۴۷/۶، ۸

عَلَفه = علوفه — ۳۲/۳، ۴۱/۳، ۴۷/۵

عود سوز — a censor — ۲۹/۳، رک به Indian Book Painting پلیٹ ۲

غایب = آینده — ۴۲/۳ چندین سال غایب

غَلَبَه = انبوه مردمان، crowd — ۱۹/۱۱ غلبهٔ بسیار، ۳۵/۱۶ غلبهٔ دویست هزار آدمی، ۴۲/۵ غلبهٔ لشکریان، [نیز رک به مطلع (قاتر میر) ص ۳۶۸/۱]

(در لغات نوائیه این لفظ را بمعنی many نوشته است و در فرائد دریه (ہاوا) غَلَبَه ق را بمعنی crowd، و این را لفظ ترکی مروج مصر گفته)

غمخواری کردن = to look after a thing ۱۸/۲ (دال پیشکش را از ایلچیان ستاندند و خود غمخواری آن میکردند

فریستند = فرستند — ۲۴/۹

فضا = حوالی، صحن، — ۴۲/۳ ازین فضا بفضای دوم رفتند، ۴۴/۱۱ بفضای اول که نشسته بودند

فَنَار = paper — lantern (الفرائد الدریه) ۳۵/۱۱

قالبی = ۴۲/۸ دیوار قالبی یعنی دیواری که به قالب می سازند،

قَبَرغَه = (ترکی)، = ribs — ۳۴/۵

قراو = (؟) ۱۰/۱۵ قراو خوردند

قُلّاب = hook — ۱۹/۱، ۳۳/۹

قُمی = قیف ؟ — ۴۳/۲۲ قمی مسین که گلاب بدان در شیشه ریزند (و تائزهٔ دارد)

قوش = (؟) ۱۵/۱۰ - قوش دادند

کاری = ۹/۴۲ مردان کاری - مردان جنگی و دلاور (بهار)

کاسه داشتن = کاسه پیش کردن - ۱۵/۱۰ ببعد، ۹/۱۱ ،

کاشی چینی = Coloured tiles of procelain - ۶/۱۳ - کاشی تراشی ۱۱/۳۹

کافتن (بار) = to examine - ۵/۴۸

کت = تخت خواب - ۸/۱۲ ، ۲/۲۷ ،

کرسی آهن = iron plate - ۳/۱۸

کلمچی = interpreter، ترجمان - ۹/۲۹، کلمچه چی در مطلع (قاتر میرا ۷/۳۶۸ ، ۱۷ ،

کلّه پای = بند پائی - کعب - ۳/۲۰ ،

کلّه پوش = a cap ۵/۳۳

کوشکه = (؟) — ۳/۲۷

کیّبر = رک به حاشیه ۶ ص ۴۰ ،

گرز = نوعی از تیراست که بدان بازی کنند (بهار) - ۱/۳۰ گرز واد (مثل تیر پرتاب)

مجموع = all ۱/۹ این ساختگی مجموع از سنگ آورده، (بسیار مکرر)
۱/۲۰ در مجموع شهرتی دارد. everywhere.

مخروره = (؟) قسمی از چوب ۶/۲۱ (مخروره بر ۱۳/۱۲)

مغفّر = covered with designs in relief ۱۰/۳۶ منبت و مغفّر

مقرنس = برای معنی این لفظ رک به حاشیه ۱ ص ۱۳، ۱۲/۱۷ در هر منظری مقرنس خطائی بسته، ۶/۲۰ سرآن عمارت بمقرنس در آورده،

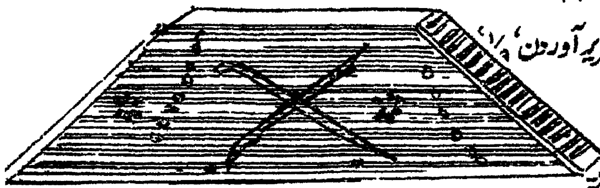
مکرّر = ۳/۳۶ رقص کردند بطریقهای غیر مکرّر = unusual

موسیچه = پرنده ایست شبیه به فاخته .... و بعضی صعوه را موسیچه می‌گویند و بعضی ابابیل را (هفت قلزم) ۳/۴۲

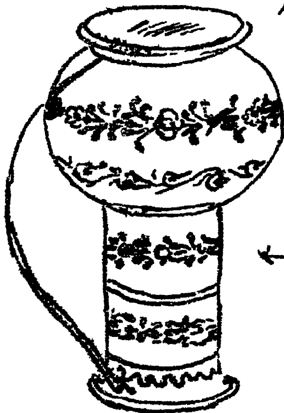
میانین = Middle ۳/۲۲

نسخه کردن یا نبشتن = به قید تحریر آوردن ۵/۱

وصله = پارچه ؟ ۱۴/۴۵



یاتوغن = (ترکی) در لغات نوائیه نوشته استکه یاتوغان آلهٔ موسیقی ست که او را در فارسی سنتور گویند ۶/۱۰



صورتش در انسکلوپیڈی ڈلامیزیک رپیرس ۱۹۲۲ء این طور است:

در همین کتاب تذنبک که مذکور است بر ص ۶۴ این فرہنگ این طور مصوّر است:

یام = (ترکی) منزل، برید - ۹/۱، ۱۲/۴۱ (دبلیار مکرر)

یام خانه = Post-house, Dak Bungalow

۳/۱۲ ببعد

محمد شفیع



فہرست
